ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

(ایڈیٹر) لئیق احمد طاہر

اپریل 1976ء
شہادت 1355

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر یورپ ۱۹۷۵ء

گوٹن برگ (سویڈن) میں مقیم یوگوسلاوین احمدی خاندانوں کے خوش نصیب بچوں نے ۲۸ ستمبر ۱۹۷۵ء کو احمدیہ مشن ہاؤس گوٹن برگ میں اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی مقدس گود میں بیٹھ کر فوٹو کھینچوانے کا خصوصی شرف حاصل کیا۔ ان کی خوش نصیبی کی ایک جھلک ذیل میں ہدیہ قارئین ہے

یوگوسلاوین احمدی بچوں کی خوش نصیبی کے بعض اور مناظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(یہ چاروں فوٹو سعید احمد صاحب جسوال آف لندن نے کھینچے اور مسعود احمد صاحب دہلوی نے ادارہ تشحیذ کو دیئے اور بلاک کی خرچ مولوی محمد تقی صاحب نے ادا فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر
ایل-۷۱۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچوں کا پیارا رسالہ

بچے بڑے بلی بچہ مرغی دوست سب پڑھتے ہیں

ماہنامہ

ربوہ

خدام الدین

جلد-۱۹
شمارہ نمبر ۴

اپریل سنہ ۱۹۶۶ء (شہادت) ۱۳۵۵ ہش

ایڈیٹر:- لئیق احمد طاہر

نائب مدیر:- نصیر احمد قمر

چندہ سالانہ
دس روپے

قیمت فی پرچہ
ایک روپیہ

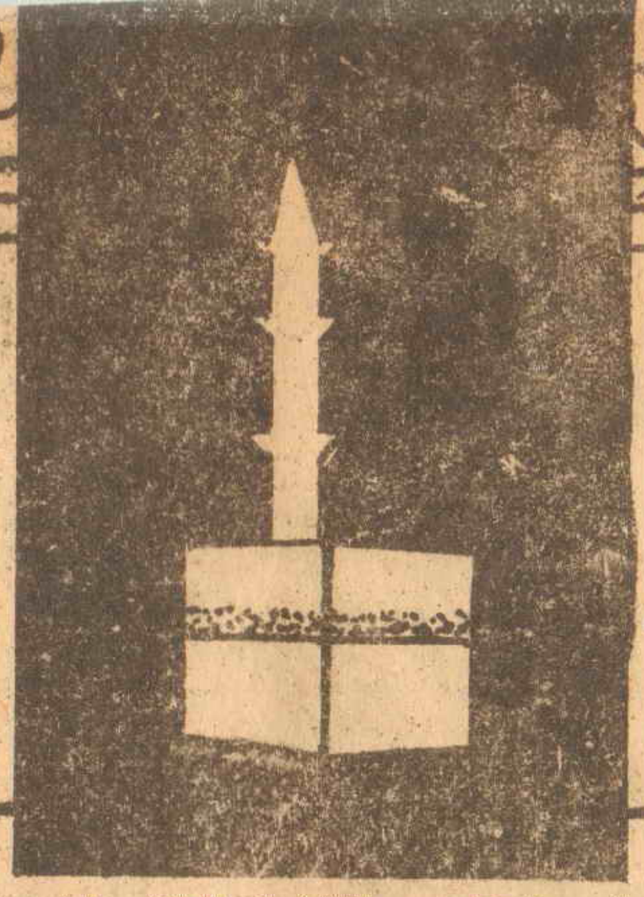

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ (الانفطار ۷ آیت)

اے انسان تجھے کس بات نے اپنے کریم ربّ کے مقابل پر مغرور بنا دیا

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام قشیری کی کتاب شرح الاسماء سے حسب ذیل عجیب واقعہ بیان فرمایا ہے:-

"کسی بزرگ نے بیان کیا ہے کہ میں بصرہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ صرف چار آدمی تھے۔ میں نے کہا بصرہ میں ایک مسلمان مر جائے اور اس کے جنازہ کے ساتھ صرف چار آدمی اور وہ بھی چارپائی اٹھانے والے ہوں۔ یہ تو بہت بُری بات ہے۔ میں اس کے جنازہ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ جب وہ لوگ نعش کو دفن کر کے واپس آنے لگے تو میں نے ان سے کہا۔ یہ کیا بات ہے کہ بصرہ جیسے بڑے شہر میں ایک مسلمان مرتا ہے اور اس کے جنازہ کے ساتھ صرف چار آدمی آتے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ ہم چاروں بھی جنازہ کی نیت سے نہیں آئے۔ ہم تو مزدور ہیں۔ یہ صورت جو سامنے کھڑی ہے۔ ہمیں مزدوری پر لائی ہے پس ہم بھی مسلمان ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ مزدوروں کی حیثیت سے آئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اس جواب سے میری حیرت اور بھی بڑھ گئی کہ پہلے تو میں سمجھتا تھا بصرہ کے کم از کم چار مسلمان تو اس جنازہ کے ساتھ آئے ہیں مگر اب معلوم ہوا کہ ایک بھی نہیں آیا کیونکہ جو ساتھ آئے ہیں وہ صرف مزدور ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ یہ جواب دے کر وہ مزدور تو چلے گئے اور اس عورت نے جو اُن کو لائی تھی آسمان کی طرف اپنے ہاتھ کھڑے کر کے دعا مانگنی شروع کر دی۔ اور جب دعا مانگ چکی تو اس نے قہقہہ لگایا اور اپنے گھر کی طرف چل پڑی۔ وہ کہتے ہیں۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ یہ کیا تماشہ ہے۔ چنانچہ میں نے اس عورت کا دامن پکڑ لیا اور کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مائی مَیں نے تجھے جانے نہیں دینا۔ پہلے مجھے بتاؤ کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ اوّل تو اس جنازہ میں کوئی مسلمان شامل نہیں ہوا۔ پھر تم نے دعا کی اور دعا کے بعد ہنس پڑیں۔ اس کی وجہ بھی میری سمجھ میں کوئی نہیں آئی مجھے سچ سچ بتاؤ کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ اُس نے کہا تو سُنو! یہ میرے لڑکے کا جنازہ تھا اور وہ سخت بدکار اور گنہ گار تھا۔ قسم قسم کے گناہوں میں وہ مبتلا رہتا تھا اور باوجود سمجھانے کے اپنی حرکات سے باز نہیں آتا تھا۔ چند دن گزرے کہ یہ بیمار ہو گیا۔ جب اس کی بیماری پر تین دن ہو گئے تو اس نے مجھے بلایا اور کہا کہ اماں میں اب بچتا نظر نہیں آتا۔ جب میں مر جاؤں تو ہمسایوں کو خبر نہ دینا کیونکہ وہ میری موت سے خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ اچھا ہوا وہ مر گیا۔ اور پھر جنازہ میں بھی انہوں نے شامل نہیں ہونا اس لئے انہیں اطلاع دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مزدور لے کر مجھے دفن کرا دینا صرف اتنی مہربانی کرنا کہ ایک انگوٹھی پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھ کر میری انگلی میں ڈال دینا اور میری لاش کو نہلا دھلا کر میرے چہرے پر اپنا پیر رکھ کر کہنا کہ خدا کے گنہگاروں کی یہی سزا ہوتی ہے۔ پھر جب مجھے دفن کر چکو تو ہاتھ اٹھا کر میرے لئے دعا کرنا اور کہنا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ عَنْہُ فَارْضَ عَنْہُ اے اللہ مَیں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ وہ کہنے لگی۔ مَیں نے اس کی موت کے بعد جس طرح اُس نے کہا تھا۔ اسی طرح کیا۔ نہلا دھلا کر اس کے منہ پر مَیں نے اپنا پاؤں رکھا اور کہا کہ یہی جزا اس شخص کی ہے جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور میں نے محلّہ والوں کو بھی اطلاع نہ دی اور پھر چار مزدور اُجرت پر لے لئے اور انہیں ساتھ لے کر اپنے بیٹے کو دفن کر دیا۔ جب مَیں دفن کر چکی تو مَیں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ مَیں نے اس کے سب گناہ بخش دیئے ہیں تو تو بہت زیادہ رحیم و کریم ہے تو بھی اپنے فضل سے اس کو بخشدے۔ جب میں یہ دعا کر چکی تو یکدم مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور میں نے اپنے لڑکے کی یہ آواز سُنی جو نہایت صاف طور پر مجھے سنائی دی کہ اِنْصُرِفِیْ یَا اُمِّیْ فَقَدْ قَدِمْتُ عَلٰی رَبٍّ کَرِیْمٍ فَرَضِیَ عَنِّیْ۔ اس پر خوشی میں میری ہنسی زور سے نکل گئی۔"

(روح البیان بحوالہ تفسیر کبیر جلد ششم۔ جز چہارم (نصف اول) صفحہ ۲۵۶)

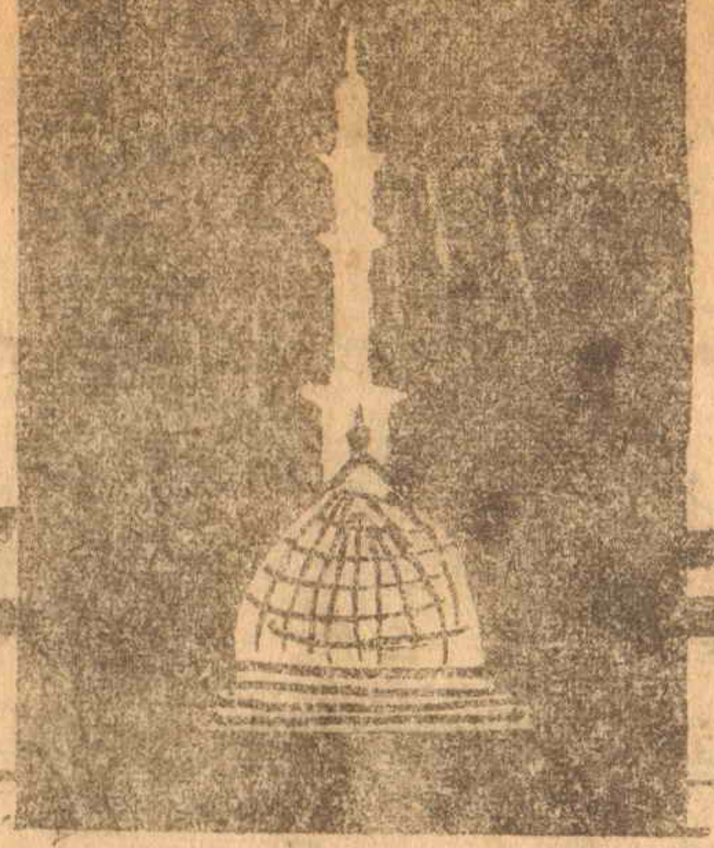

قَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

● "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑا بعض لوگوں کے لئے باعث ثواب ہے اور بعض لوگوں کے لئے باعث ستر ہے اور بعض لوگوں کے لئے باعث گناہ ہے۔ باعث اجر اس شخص کے لئے ہے۔ جس نے اسے اللہ کی راہ میں باندھا پھرا سے ایک چراگاہ یا باغ میں بڑی رسی سے باندھ دیا۔ تو وہ اس باغ یا چراگاہ کے جتنے میدان میں پھرے گا۔ اس کے عوض میں اسے نیکیاں ملیں گی اگر اس گھوڑے کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک یا دو بلندی پھاندے تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی لید سب اس شخص کی نیکی میں شمار کی جائیں گی اور اگر اس گھوڑے کا گزر کسی نہر پر ہوا اور اس میں سے پانی پیا۔ حالانکہ وہ شخص اس نہر سے پانی پلانے کا ارادہ نہ رکھتا تھا تب بھی اسے نیکیاں ملیں گی پس اس قسم کا گھوڑا اس وجہ سے باعث ثواب ہے اور جس شخص نے اپنی مالداری اور بڑائی ظاہر کرنے کے لئے گھوڑا پال رکھا ہے مگر وہ اس کی ذات میں اور اس کی سواری میں خدا کا حق نہ بھولتا ہو تو یہ گھوڑا اس کے لئے باعث ستر ہے اور جس شخص نے محض فخر اور ریا کی غرض سے اور اہل اسلام کی دشمنی کے لئے گھوڑا پالا ہو تو وہ گھوڑا اس شخص پر وبال ہوگا۔"

● "حضرت ابوہریرۃؓ سے ہی مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسی حالت میں کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا اس پر پیاس غالب ہوئی تو وہ کنوئیں میں اترا۔ اور اس نے پانی پیا۔ جب وہاں سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹتا ہے۔ اس شخص نے (دل میں) کہا اسے بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ لہٰذا وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر دانتوں سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور اس کتے کو (پانی) پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ کام پسند فرما کر اسے بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا چارپایوں کی خدمت سے بھی ہمیں ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں ہر جاندار کی خدمت میں ثواب ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

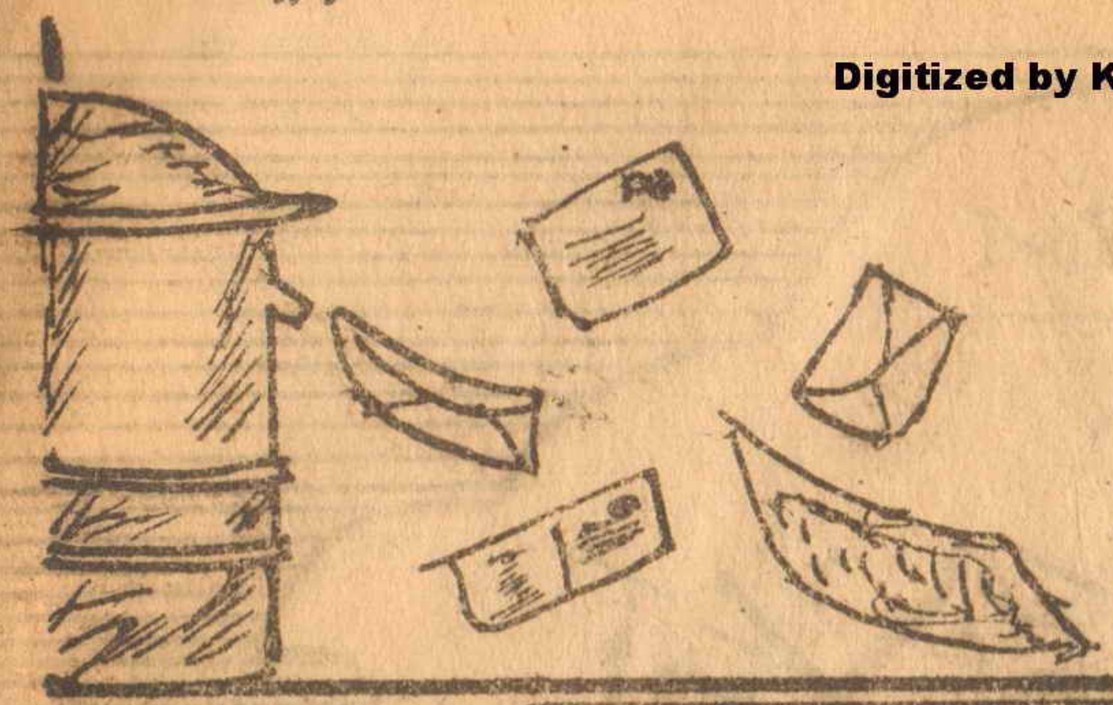

بزمِ تشحیذ

• نہایت افسوس کا مقام ہے کہ تشحیذ الاذہان میں مسروقہ کہانیوں کی اشاعت ہو رہی ہے۔ ان میں سے ایک "میں مارا گیا" ہے جو مبارک احمد نے ترگڑی سے ارسال فرمائی تھی۔

فروری ۱۹۷۶ء کا تشحیذ کھولا تو ایک مسروقہ کہانی منہ چڑا رہی تھی۔ یہ کہانی "ایمانداری۔ استقلال اور محنت کا ثمرہ" ہے جو فہیم احمد یم نے ربوہ سے بھیجی ہے۔ یہ کہانی انھوں نے سید وجاہت علی کی کتاب "لندن کی سڑکیں سونے کی ہیں" سے کمال چابکدستی سے تلخیص کی ہے (کتاب مطبوعہ ۱۹۶۹ء) دوسرے نمبر پر سرادریاخاں سے نثار احمد ناز صاحب ہیں انھوں نے دسمبر ۱۹۶۷ء کے اردو ڈائجسٹ سے مضمون "دنیا کا سب سے عجیب گاؤں" ہو بہو اڑا لیا۔ یہ مضمون مزمل رضا کی تلخیص تھا۔ نثار احمد ناز صاحب نے ایک لفظ بھی اپنی جگہ سے ہلانے کی ضرورت محسوس نہ کی ۔۔۔ والسلام!

آمنہ فوزیہ سروش ۔ (حافظ آباد)

○

• تشحیذ کا شمارہ ملا۔ پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ جب کہ میری کہانی "انعام" اس رسالے کی زینت تھی۔ اسے پڑھ کر آپ کے لئے لیے اختیار تحسین کے کلمات بلند ہوئے۔ واقعی رسالہ کو اس حسن و خوبی سے ترتیب دینا آپ ہی کا کمال ہے۔ مگر اسے پڑھ کر مودہ کچھ خراب بھی ہو گیا کیونکہ تقریباً تین ماہ سے میں ناحرات کے صفحات میں اپنی بھیجی ہوئی ترکیب "خشک حلوہ" کا انتظار کر رہی ہوں جب کہ اس کے ساتھ بھیجی ہوئی دوسری ترکیب "نمکین بسکٹ" اور "پھول" شائع ہو چکا ہے۔

(کوکب نوید۔ منڈی مریدکے)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

: نصیر احمد قمر نائب مدیر تشحیذ الاذہان ربوہ :

عزیز بچّے! اسلام نہایت ہی حسین اور پیارا مذہب ہے۔ اسلام نے ہمیں چھوٹے بڑے بے شمار ایسے اخلاق و آداب سکھائے ہیں کہ جنہیں اپنا کر ہم اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ انہی اخلاق و آداب میں سے ایک خلق یہ بھی ہے کہ ہم جب بھی ایک دوسرے سے ملیں "السّلام علیکم" کہیں۔ قرآن مجید میں جنتیوں کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہوں گے۔ اگر ہم بھی اپنے ماحول میں سلام کو رواج دیں تو گویا یہاں بھی جنّت کا سماں بندھ جائے گا۔

"السّلام علیکم" نہایت مختصر سا کلمہ ہے۔ مگر ایک جامع دعا ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے ملتے وقت اس کے لئے کرتا ہے۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کے معنی ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی۔ اس کی رحمت اور برکت نازل ہو!

دیکھا بچّے! کتنی پیاری دعا ہے جو اسلام نے ہمیں سکھائی ہے۔ کسی اور مذہب کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہے بہت سے لوگ ایک دوسرے سے ملتے وقت "آداب عرض" کہتے ہیں جو ایک بے معنی کا کلمہ ہے اور کوئی خاص خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ انگریز ملاقات کے وقت "گڈ مارننگ" (صبح بخیر) "گڈ ایوننگ" (شام بخیر) وغیرہ الفاظ بولتے ہیں لیکن السّلام علیکم کے معنی میں جو دعا اور جو وسعت پائی جاتی ہے وہ ان الفاظ میں نہیں ہے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے ملو تو کلام کرنے سے پہلے سلام کیا کرو۔ اور اسی طرح جب تم کسی کے گھر جاؤ تو پہلے السلام علیکم کہو اور پھر اجازت طلب کرو۔ تین دفعہ ایسا کرو اگر پھر بھی اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جایا کرو۔

ایک دفعہ حضورؐ کے پاس ایک شخص آیا۔ نہ تو اس نے سلام کہا اور نہ ہی اجازت طلب کی تھی۔ حضورؐ نے اسے فرمایا کہ واپس جاؤ اور پہلے السلام علیکم کہو۔ پھر اجازت طلب کرو اور اس کے بعد اندر آنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچوں یا عورتوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کہتے۔ اگر فاصلہ زیادہ ہو تو ہاتھ کے اشارے سے بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔ منہ سے بھی ساتھ ہی السلام علیکم کہنا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی سلام کرنے میں پہل کرے گا اسے زیادہ ثواب ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنا ہی جلد حاصل کرے گا تاہم چاہیئے کہ سوار پیدل کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے لوگوں کو۔ تھوڑے بہتوں کو اور چھوٹے بڑوں کو سلام کرنے میں پہل کریں ـــــ قضائے حاجت کے وقت کسی کو سلام کہنے یا سلام کا جواب دینے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح دشمنانِ اسلام کو بھی سلام کہنے میں پہل کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے کہ دشمن کہیں یہ نہ سمجھے کہ مسلمان ہمارے ڈر اور خوف کی وجہ سے ہمیں سلام کہتے ہیں ـــــ ایک دفعہ ایک یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے شرارت سے آپ کو "السّلام علیکم" کی بجائے "السام علیکم" کہا۔ جس کے معنی ہیں کہ "تم پر ہلاکت ہو" اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف "علیکم" فرمایا کہ تم نے جو بددعا میرے لئے کی ہے وہ تم پر ہو۔

لیجئے اسی کے ساتھ ہی ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی سنئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اشد ترین دشمن پنڈت لیکھرام تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کیا کرتا تھا اور آپ پر اور آپ کی ازواجِ مطہراتؓ پر ناپاک الزام لگاتا اور گالیاں دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ لاہور کے اسٹیشن پر اپنے صحابہؓ کے ہمراہ کھڑے تھے کہ پنڈت لیکھرام آیا اور حضورؑ کی خدمت میں اپنی زبان میں سلام کیا۔ حضورؑ نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ اس نے دوسری طرف سے آکر پھر سلام کہا۔ حضورؑ نے پھر کوئی توجہ نہ دی۔ اس نے تیسری مرتبہ سلام کہا۔ حضورؑ نے پھر بھی اس کا جواب نہ دیا۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی کہ "حضور! لیکھرام سلام کہتا ہے" حضورؑ کا چہرہ یہ سن کر غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا "میرے آقاؐ کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام کہتا ہے" یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر غیرت اور حمیت کا ہی نتیجہ تھا۔

عزیز بچے! ایک دوسرے کو سلام کہنے کا اجر بہت بڑا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایمان نہ لائے اور کامل ایمان بغیر باہمی محبت کے ممکن نہیں اور باہمی محبت کا سب سے بہترین طریق یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے ملتے وقت سلام کہو۔"

ایک مرتبہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کرام کے ساتھ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی آئے۔ اور السّلام علیکم کہا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "دس نیکیاں" دوسرے صحابی آئے۔ انہوں نے "السّلام علیکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورحمۃ اللہ" کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بیس نیکیاں" تیسرے صحابی آئے تو انہوں نے

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہا۔ حضورؐ نے فرمایا

"تیس نیکیاں"

اسی طرح حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو "السلام علیکم" کہو۔ یہ بات خود تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگی۔

ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت مصافحہ بھی کرنا چاہیئے۔ حضورؐ نے مصافحہ کرنے کو پسند فرمایا ہے صحابہ کرامؓ بھی مصافحہ کیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو ابھی وہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتا ہے"

غرضیکہ السلام علیکم کہنے اور مصافحہ کرنے کا بہت ثواب ہے اور پھر اس سے باہمی محبت و اخوت بھی بڑھتی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ نیکی ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ہر ملنے والے کو خواہ وہ واقف کار ہو یا اجنبی۔ آشنا ہو یا نا آشنا۔ السلام علیکم کہیں۔ گھر میں داخل ہوتے وقت اور گھر سے نکلتے وقت سلام کہیں اور یوں اسلام کو آپس میں رواج دیں۔ ہر طرف سلامتی ہی سلامتی کی دعا ہو۔ اور پھر خدا کرے کہ آسمان سے فرشتے بھی سلامتی نازل کریں اور اس دنیا میں جنت کا سماں نظر آنے لگے۔ (آمین)

ذہنی ورزش

جو بچے ۲۵ اپریل تک درست جوابات تشحیذ الاذہان میں بھیجیں گے ان کے نام اگلے ماہ کے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے

خود غور کر کے ان کے درست جوابات تلاش کیجئے۔ درست جوابات بھی اگلے ماہ شائع ہوں گے۔ (ادارہ)

(۱) اعضائے حیوانی تلاش کریں:۔

(۱) گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو!

(۲) بتاؤ تو طارق لبنان میں کیا ہو رہا ہے؟

(۳) طارق خان اکرم کا پکا دوست ہے

(۴) سلیم نے رسی سے بازو باندھ رکھا تھا کہ میں نے آزاد کر دیا۔

(طارق محمود زاہد باٹا پور لاہور)

(۲) ملکوں کے ناموں کے لیے ترتیب الفاظ ترتیب دیں:۔

(۱) ی ک ا ب ت ر (۲) ن ی ا گ و ڈ (۳) و ع ن

(۴) ن ا ی ز ہ ن ت (۵) ن ر ا س ی ا و ل -

(۶) ل ش ن گ ب ا ی و (۷) ن ی ا ل و س

(۳) بہت سی بلیاں اور مرغیاں ایک ڈربے میں داخل ہو گئی ہیں اگر آپ کو یہ کہا جائے کہ ڈربے میں ۳۶ سر اور ۱۰۰ ٹانگیں نظر آ رہی ہیں تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ڈربے میں کتنی بلیاں اور مرغیاں گنتی ہیں۔

(نصیر احمد نجم۔ میرپور آزاد)

○

پچھلے دو سوالوں کو تشحیذ الاذہان کا پیارا تحفہ دیں۔ یقیناً دوست خوش ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذوبی

بھائی جان کے قلم سے

زوبی ابھی چھوٹا ہی تھا کہ ایک شب ان کے بنگلہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ اس کے ابا اور امی بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے زخمی ہو گئے ڈاکو زوبی اور اس کی بہن کو پکڑ کے ساتھ لے گئے۔ زوبی کو انھوں نے اسکندریہ میں فروخت کر دیا۔ اور اس کی بہن روحی جبل کرمل کے دامن میں ایک قافلہ کے پاس چند سکوں کے عوض بیچ دی گئی۔ ہنستا کھیلتا گھرانہ چند لمحوں میں کیا سے کیا بن گیا؟ زوبی کو رہ رہ کر اپنے امی اور ابو یاد آتے وہ روحی کی یاد میں بھی تڑپتا مگر ظالم دنیا اس کی داد رسی نہ کر سکی۔ ادھر روحی کے امی ابو اپنے بچوں کی تلاش میں سرگرداں رہے اور زمانہ گزرتا گیا۔

زوبی کے ابو اپنے بیٹے کو لکھا پڑھا کر بڑا انسان بنانا چاہتے تھے۔ مگر قسمت کا لکھا پورا ہو تا ہے اسکندریہ میں جس شخص نے زوبی کو خریدا تھا اس کا نام فرنخ تھا۔ فرنخ نے زوبی کو ایک ملیا جبہ دیا اور سیاہ رنگ کا ایک کشکول اس کے ہاتھوں میں تھما یا اور درشت لہجے میں کہا۔ "اگر رات کو بھوکا نہیں سونا چاہتے تو گھر گھر جاؤ اور بھیک مانگ کر واپس شام تک پہنچ جانا۔ ورنہ یاد رکھو مار مار کر تمہارا سر دھڑ کا نوں میں کر دوں گا ——"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبی کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی بہنے لگے۔ وہ تو کھاتے پیتے معزز گھرانے کا بچہ تھا۔ مگر اب مجبور اور بے کس تھا۔ اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اور اس زمانہ میں مالک تو غلام کو قتل بھی کر دیا کرتے تو اس کی پُرسش نہیں ہو سکتی تھی..... دیکھتے ہی دیکھتے یہ ننھی حسینہ کونپل نوبی ـــــ ایک مشّاق بھکاری نظر آنے لگا۔ ترقی کی صلاحیتیں تو فطرت میں تھیں ہی۔ اسے جس طرف بھی لگایا جاتا۔ ترقی کرتا۔

نوبی بچپن کی حدود سے نکل کر جوانی میں داخل ہوا۔ اسے بارہا اپنی بہن کا خیال آتا۔ اسے حسنِ اتفاق کہیئے کہ نوبی کے مالک فرنخ کو باری کا بخار آنے لگا۔ گو اب نوبی اس کا محتاج نہیں تھا کیونکہ وہ پیشہ ور بھکاری بن چکا تھا۔ بڑی دردمند آواز میں بھیک مانگتا یہاں تک کہ لوگوں کے کلیجے منہ کو آ جاتے۔ کبھی تو وہ نابینا بن جاتا۔ کبھی لنگڑا اور کبھی لولا۔ کبھی تکلیف اور درد کے اظہار کے لئے زمین پر لوٹ پوٹ ہوتا۔

کبھی ایک دردمندانہ خط لکھ کر گھروں میں جاتا۔ خط کا مضمون کچھ ایسا ہوتا تھا۔

"یہ ایک بہرہ اور گونگا نوجوان ہے۔ جس کے ماں باپ بیمار ہیں۔ آٹھ چھوٹے چھوٹے بہن بھائیوں کا واحد سہارا ہے۔ اس کی بھرپور امداد کیجئے"۔

غرضیکہ ان ہتھکنڈوں کی بدولت اسے روزانہ ضروریاتِ زندگی کشائش سے میسّر آ رہی تھی نوبی چاہتا تو اپنے مالک کو بے آسرا چھوڑ کر نو دو گیارہ ہو جاتا مگر اس نے اس کا پرمکن علاج کروایا۔ دن میں کئی کئی بار ڈاکٹر کو بلاتا۔ مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ایک مہینہ کے بعد فرنخ اس جہان سے سدھار گیا۔ اس نے نوبی کی خدمات کے صلہ میں اپنا مکان اس کے نام کر دیا تھا۔

فرنخ کی موت نوبی کی زندگی میں ایک موڑ ثابت ہوئی۔ نوبی نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ خدا کے حضور سچے دل سے عہد کیا کہ وہ آئندہ کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کرے گا۔ اسے اپنے ابو کی یہ بات یاد آ گئی تھی کہ بیٹا دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے والے کبھی عزت و توقیر نہیں حاصل کرتے اور ہمارے پیارے نبی کا بھی تو یہی فرمان تھا کہ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی کہ اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے ہمیشہ بہتر ہوتا ہے یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے

اس کے بعد نوبی نے غسل کیا۔ نئی پوشاک خریدی اور اسکندریہ کی جامع مسجد میں رو رو کر دعائیں کرنے لگا۔ اسے یہی بتایا گیا تھا۔ کہ ڈاکوؤں نے اس کے امی اور ابو قتل کر دیئے ہیں اور یہیں کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قافلہ کے ہاتھوں جبل کرمل کے دامن میں فروخت کی جا چکی ہے۔ گو یہ سنی سنائی باتیں تھیں تاہم بچپن سے وہ یہی کچھ فرخ سے سنتا آیا تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تھا۔ اس وقت زوبی کی ایسی عمر نہ تھی کہ وہ ساری باتیں رکھ سکتا۔ اسے صرف اتنا یاد تھا کہ رات کو حملہ ہوا۔ گولیوں کی آوازیں آئیں اور کوئی شخص اسے پکڑ کر اپنے کاندھے پر بٹھا کر لے بھاگا تھا اس کی بہن کی چیخوں کی آوازیں بھی اسی طرح کہیں دور سے آ رہی تھیں۔ ہاں اسے یہ بھی یاد تھا کہ اس کے ابو لبنان میں رہا کرتے تھے۔

زوبی نے دل میں نیت کی کہ وہ ایک ہفتہ تک روزے رکھے گا نماز تہجد ادا کرے گا اور دن رات یادِ الٰہی میں مشغول رہے گا اس کے بعد اپنے ماں باپ اور بہن کی تلاش میں نکلے گا۔ آخری روز اس نے خواب میں دیکھا کہ خدا کا نور اس کے دل پر نازل ہو رہا ہے اور اسے آواز آئی :-

"تو نے اپنی مراد پا لی!"

زوبی نے فرخ کا مکان ایک لاکھ روپیہ میں فروخت کیا۔ اس میں سے دس ہزار روپے کھڑے کھڑے فقیروں اور غریبوں میں تقسیم کئے اور سمندری راستہ سے حیفہ میں جا پہنچا۔ اسے یہاں سے آگے جبل کرمل تک جانا تھا۔ اس نے ٹیکسی کرایہ پر لی اور رات کے وقت پہاڑ کے دامن میں پہنچ گیا۔

زوبی پریشان تھا کہ رات کہاں بسر کرے اس نے خدا کا نام لیا اور ایک گلی میں نکل کھڑا ہوا دونوں طرف خوبصورت مکانات بنے ہوئے تھے رات کی تاریکی میں کبھی کبھی بجلی چمکتی تو زوبی کو مکانوں کی چمکدار چھتیں اور شیشے کی کھڑکیاں نظر آتیں زوبی چلتا رہا۔ یہاں تک کہ بستی سے باہر نکل آیا۔ وہ کسی سے کیا کہتا؟ بھلا روحی کو وہاں کون جانتا تھا۔ وہ روحی جو صرف پانچ سال کی تھی جب ظالم ڈاکو اسے اٹھا کر لے گئے تھے — بادل سیاہ سے سیاہ تر ہو رہے تھے۔ ادھر ان کی کڑک سے کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ دیکھتے دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ زوبی بستی کے باہر ایک مکان کی طرف لپکا۔ اس نے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا دو بچے بھاگتے ہوئے آئے وہ ابو ابو کی میٹھی میٹھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آوازیں نکال رہے تھے۔ بچوں کا خیال تھا کہ ان کے ابو جو سفر پر گئے ہوئے تھے آگئے ہیں۔ بچوں نے دروازہ کھولا تو وہاں کوئی اور ہی تھا۔

بچوں نے اپنی امی کو آواز دی "امی جانی!! کوئی صاحب تشریف لائے ہیں۔"

زوبی بچوں کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوا

ماں نے پردہ کی آڑ سے اجنبی کے آنے کا مقصد پوچھا تو زوبی نے کہا کہ میں اس بستی میں نو وارد ہوں، موسلا دھار بارش کے ہاتھوں مجبور ہو کر ادھر آیا ہوں مجھے صرف آج کی شب اپنا مہمان بنا لیجئے

ریحان۔ ثمرہ! دوڑ کے جاؤ اور معزز مہمان کے لئے بیٹھک کا بیرونی دروازہ کھول دو!" بچوں کی امی نے بچوں سے کہا۔ اور مہمان سے کہا۔ "ابھی بچوں کے ابو آتے ہوں گے۔ آپ بیٹھک میں تشریف رکھیے میں چائے بھجواتی ہوں۔ کھانا تو آپ سرتاج یعنی اپنے میزبان کے ساتھ ہی کھائیں گے۔"

زوبی دالان میں سے ہوتا ہوا بیٹھک میں داخل ہوا۔ بیٹھک میں ساری چیزیں بہت قرینہ سے سجی ہوئی تھیں۔ زوبی کو یہ گھر دیکھ کر اپنا بنگلہ یاد آگیا جہاں وہ اپنی بہن اور امی ابو کے ساتھ بڑی خوشگوار زندگی کی بہاریں گزارا کرتا تھا۔ تھوڑی دیر میں ریحان چائے لے آیا۔ ثمرہ نے سلیقہ سے چائے بنائی اور نفیس مزے سے چسکیاں بھر بھر کے چائے سے لطف اندوز ہونے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں ریحان اور ثمرہ زوبی سے گھل مل گئے۔ بچے ہنس ہنس کر مہمان کا دل لبھا رہے تھے اتنے میں ان کے ابو نے گھنٹی بجائی۔ ماں نے دروازہ کھولا اور ساتھ ہی مژدہ سنایا۔ "سرتاج! خدا کی رحمت آئی ہے اور کوئی معزز مہمان آج رات کے لئے ان کے ہاں نازل ہوا ہے۔"

سرتاج سیدھے بیٹھک میں گئے اور انہوں نے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔

ثمرہ کی امی نے اتنی دیر میں کچھ کباب اور کوفتے تیار کر لئے تھے ساتھ ہی شاہی ٹکڑے بھی بنا لئے تھے۔ انہوں نے ڈائننگ روم میں کھانا چن دیا۔ ثمرہ نے بڑے ادب سے کہا۔ "آیئے کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے پہلے کھانا تناول فرمایئے پھر ہم آپ سے کہانی سنیں گے۔"

زوبی ننھی منی بچی کی بات سن کر مسکرا دیا اور سب نے کھانا کھایا۔ اتنی دیر میں بڑے کمرہ میں مہمان کا بستر بچھا دیا گیا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سرتاج نے مہمان سے سلام کہا اور بچے کہانی سننے کے لئے ان کے قریب ہی اپنی چارپائی گھسیٹ لائے۔

زوبی نے پوچھا "بچو! آپ کو کس کی کہانی سناؤں؟"

ریحان نے کہا۔ "شکاری کی!"

اور ثمرہ نے کہا۔ "نہیں ہم تو ڈاکو کی کہانی سنیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زوبی نے کہا۔ "لو بھئی ہم تمہیں اپنی کہانی سناتے ہیں جس میں ڈاکوؤں کا بھی ذکر ہے۔ اور شکاری کا بھی۔ لیکن پہلے اٹھو اور ساتھ کی کھڑکی بند کر دو۔ ہماری آواز سے تمہارے ابو کی آنکھ نہ کھل جائے وہ ساتھ کے کمرہ میں سو رہے ہوں گے۔"

ثمرہ بولی۔ "امی بھی اسی کمرہ میں ہیں۔ ٹھیک ہے میں کھڑکی کے پٹ ڈھو دیتی ہوں۔"

زوبی نے اپنے بچپن کا واقعہ سنانا شروع کیا کہ "تیس سال ہوئے۔ میں اپنے ابو امی اور پیاری بہن کے ساتھ لبنان کے ایک نیگلہ میں رہا کرتا تھا کہ رات کو ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور مجھے اور میری بہن کو اٹھا کر بھاگ گئے۔"

ثمرہ کی امی ابھی جاگ رہی تھیں۔ انہوں نے جو یہ بات سنی تو چونک پڑیں۔ یہ تو ان کی اپنی کہانی تھی ——،

"پھر مجھے اسکندریہ میں فروخت کر دیا گیا۔ گزشتہ ماہ میرا مالک فوت ہوا ہے اور اب میں اپنی بہن کی تلاش میں نکلا ہوں"

"انکل! خدا کرے آپ کو اپنی بہن بہت جلد مل جائے۔" ریحان نے کہا۔ ساتھ ہی ثمرہ نے کہا۔ "آمین!"

ریحان نے پوچھا۔ "انکل آپ کی بہن کا نام کیا تھا؟"

"روحی"۔ زوبی نے جواب دیا۔

ثمرہ کسی سے پیچھے رہنے والی کہاں تھی —— جھٹ بولی۔ "اور انکل آپ کا کیا نام ہے؟"

"زوبی۔" مہمان نے جواب دیا۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ کے کمرے سے ایک دلدوز چیخ سنائی دی۔ ثمرہ اور ریحان بھاگ کر ادھر گئے۔ سراج پریشان ہو کر بھاگ اٹھے تھے ثمرہ کی امی بے ہوش تھیں۔ فوراً ڈاکٹر کو فون کر کے بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کوراین دی اور کہا۔ "آپ کی بیگم کو کوئی بہت بڑی خوشخبری یا بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ خیر ابھی چند ساعت میں ہوش میں آجائیں گی آپ بالکل فکر نہ کریں!"

"زوبی! زوبی —!! زوبی —!!!"۔ ثمرہ کی امی نے نحیف آواز میں کہا۔

ڈاکٹر نے پوچھا۔ "زوبی کون ہے؟"

سراج نے جواب دیا۔ "زوبی سے تو میں واقف نہیں۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ ہاں زوبی میری بیگم کا ایک بھائی تھا۔ جسے آج سے تیس سال پہلے ڈاکو اٹھا کر لے گئے تھے۔"

ثمرہ اور ریحان نے یک زبان ہو کر کہا۔ "ابو ہمارے آج کے معزز مہمان کا نام بھی تو زوبی ہے۔ اور ابھی وہ ہمیں اپنی کہانی سنا رہے تھے کہ امی نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئیں۔"

تھوڑی دیر میں ثمرہ کی امی ہوش میں آگئیں انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھیں۔ تیس سال پہلے کا منظر ان کی آنکھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گھوم رہا تھا۔ وہ "امی۔ ابو۔ زوبی" کہہ کر رونے لگیں۔ سرتاج نے انہیں گلوکوز کا ایک گلاس دیا اور تسلی دی کہ جمع خاطر رکھیں۔ میں ایک بار پھر "زوبی" کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کروں گا ——— لیکن یہ اچانک سب کچھ کیوں ہوا؟ یوں سوتے میں تمہیں زوبی اور امی ابو کیسے یاد آ گئے؟"

ثمرہ اور ریحان نے یک زبان ہو کر کہا۔ "ابو ہم اپنے مہمان سے کہانی سن رہے تھے کہ اچانک امی نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئیں"

سرتاج اپنے مہمان کے پاس آئے۔ اور صورت حال اس کے سامنے رکھی اور کہا کہ ایک بار پھر اپنی کہانی مجھے بھی سنائیے!"

جونہی زوبی نے اپنے واقعات سنائے سرتاج اُس سے چمٹ گئے اور گھسیٹتے ہوئے ثمرہ کی امی کے کمرہ میں لے گئے۔ اور بولے۔ "روحی تمہیں مبارک ہو۔ ہمارا مہمان واقعی رحمت کا فرشتہ ثابت ہوا ہے۔ اسے پہچان لو۔ کہیں پھر تمہارے ہاتھوں سے نکل نہ جائے۔"

روحی جس نے پہلے ہی کہانی سن لی تھی۔ اُسے تو کامل یقین تھا کہ زوبی سونہ ہو اسی کا بھائی ہے۔ روحی فوراً چارپائی سے اچھلی اور "بھائی جان۔ میرے پیارے بھائی جان۔ میرے پیارے زوبی" کہہ کر زوبی سے چمٹ گئی۔

ادھر زوبی خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر حیران۔ زبانِ حال اور زبانِ قال سے خدا تعالیٰ کی حمد کر رہا تھا جس نے اپنے دستِ قدرت سے عرصۂ دراز کے بچھڑے ہوؤں کو ملا دیا تھا۔

روحی نے بھائی مل جانے پر مل کھول کر صدقہ و خیرات دی۔ اور ہفتہ بھر خوشی سے جشن مناتی رہی۔ سرتاج نے بھی دو ہفتہ کی رخصت اپنی فرم سے لے لی تھی تا اس خوشی میں پوری طرح شریک ہو سکے ——— ایک ہفتہ کے بعد تینوں نے امی۔ ابو کی تلاش کا پروگرام سوچنا شروع کیا اور طے پایا کہ شہر شہر ملک ملک کی خاک چھاننے کا بجائے بیک وقت "والس آف امریکہ"۔ "ریڈیو ماسکو"۔ "بی بی سی"۔ اور "پیکنگ ریڈیو" سے مکمل کوائف کے ساتھ تین دن تک اعلان کروایا جائے اور شرق اوسط کے جملہ ریڈیو سٹیشنوں سے بھی کوائف انہی ایام میں بار بار براڈ کاسٹ کئے جائیں خدا کا فضل شاملِ حال ہوا تو ہمیں ہمارے امی۔ ابو ضرور مل جائیں گے اس ساری سکیم میں ایک لاکھ روپیہ خرچ ہونا تھا۔ زوبی کے پاس اسی ہزار روپے نقد تھے۔ بقیہ رقم سرتاج نے ادا کی۔

ادھر زوبی اور روحی کے امی ابو اپنے بچوں کی راہ تکتے تکتے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے دن رات دعاؤں میں مشغول رہتے اور خدائے قادر و توانا سے پرامید رہتے۔ زوبی کے ابو ریٹائر ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگر گوشے تمہیں مل جائیں۔"

۴ر جولائی ۱۹۴۰ء کو صبح چھ بج کر دس منٹ پر بی بی سی ریڈیو سے خبروں کے بعد زوبی روحی اور سرتاج کا مشترکہ اعلان سنایا گیا۔ زوبی کے ابو نے یہ اعلان گرلان کی گھاٹیوں میں اپنے سادہ سے گھر میں سُنا۔ مگر انہیں اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ وہ اسے ایک واہمہ قرار دے کر چپ ہو رہے۔ صبح سات بجے دمشق ریڈیو سے خبروں کے معاً بعد یہی اعلان نشر ہوا۔ اب تو زوبی کے ابو نے روحی کی امی کو بھی قریب بلایا اور کہا۔ "معلوم ہوتا ہے ہمارے رب کو ہمارے بڑھاپے پر رحم آ گیا ہے ورنہ آج شام کی خبریں میرے ساتھ غور سے سننا۔ شاید تمہارے

روحی کی امی نے تو کھانا پینا چھوڑ دیا اور "جونک" کی مانند ریڈیو کے پاس بیٹھ گئیں اور شام چھ بجے کا انتظار کرنے لگیں۔ ریڈیو کھولا گیا۔ "ایں..... اوں..... آئیں..... اوں اوں..... یہ ریڈیو قاہرہ ہے۔ اب آپ طاہر عجمی سے خبریں سنئے!"

خبروں کے بعد روحی۔ زوبی اور سرتاج کی طرف سے اعلان نشر کیا گیا۔

روحی کے امی لبِ فوراً سجدہ میں پڑ گئے اور رو رو کر اپنے مہربان آقا کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ رات کو بی بی سی۔ پیکنگ ریڈیو۔ اور ماسکو ریڈیو کے اعلانات نے اس خبر کی تصدیق کی۔ روحی کی امی کی خواہش تھی کہ کسی طرح اڑ کر اپنے بچوں کو اپنے دامن میں لپیٹ لیں۔ مگر گرلان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

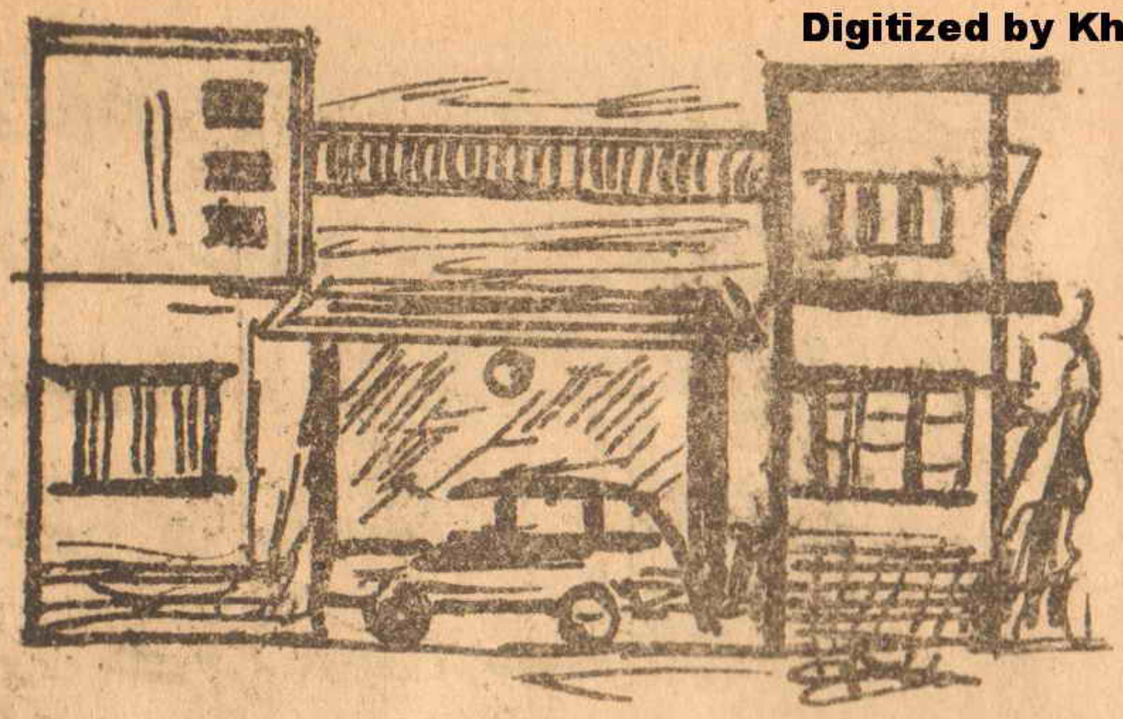

دمشق تک کا مختصر رات کو طے نہیں کیا جا سکتا تھا
علی الصبح دونوں بچے یہ تیار کر شاہراہ دمشق

بذریعہ بس پہنچے۔ دمشق سے بذریعہ طیارہ اسی شام بیروت میں وارد ہوئے۔ رات کو بیروت میں قیام اور صبح پو پھٹتے ہی ٹیکسی کرایہ پر لے کر

جبیل کربلا میں دیئے ہوئے پتہ پر پہنچے۔

ادھر زبی۔ روحی اور مرتاج انہی کے منتظر تھے۔ ریحان اور ثمرہ ہر وقت باہر دروازے پر بیٹھے نانا ابا اور نانی امی کے منتظر رہتے۔ ریحان نے دیکھا کہ دو بزرگ ان کے مکان کی طرف ٹیکسی میں بڑھ رہے ہیں۔ اس نے دوڑ کر اندر امی کو اطلاع دی۔ زبی اور مرتاج بھی ایک ساتھ اٹھ کھڑے اور اس کے ساتھ ہی "امی۔ ابو۔ امی۔ ابو"

کہتے ہوئے اپنے ماں باپ سے گلے سے لگ گئے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ تھا۔ یہ اسی کا شاہکار تھا کہ برسوں کے بچھڑے۔ جو ڈھونڈے سے کہیں نہ ملتے تھے۔ دیکھتے دیکھتے اکٹھے ہو گئے اب یہ گھرانہ خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے گیت گا رہا ہے۔ ریحان اور ثمرہ دن رات نانا ابو۔ نانا امی سے اچھی اچھی کہانیاں سنتے ہیں۔ روحی پورے دل و جان سے ان کی خدمت میں مصروف ہے اور سب مل کر زبی کی شادی کی تیاریاں کر رہے ہیں

ہر قسم کا سامان سائنسی و اجسامی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الاسید سائنٹفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو
یاد رکھیں: فون ۶۴۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کو پند و نصائح

محترم جناب ماسٹر عطا محمد
جامعہ احمدیہ ربوہ

★

ارے پیارے بچو ادھر آؤ تم!
سناؤں جو کچھ تم کو سن جاؤ تم

سویرے علی الصبح اٹھا کرو
اور اٹھتے ہی الحمد للہ کہو

کہ اللہ نے ہی سلایا تمہیں
اور آخر اسی نے اٹھایا تمہیں

کرو جا کے پھر اپنی حاجت روا
اور اللہ سے کرتے جاؤ دعا

ہمیں خبث سے دے نجات الخدا
کہ ممکن نہیں ہے یہ تیرے سوا

فراغت پہ کر لو وضو اور چلو
نماز اپنی مسجد میں جا کر پڑھو

نہ مسجد میں ہرگز کرو شور و شر
کہ یہ ہے خدا کی عبادت کا گھر

فرائض سنن اور نوافل پڑھو
فراغت میں تسبیح و تہلیل ہو

نہ ہمسایوں کو کوئی تکلیف دو
کرو دور اگر ان کو تکلیف ہو

کہا مانو تم اپنے ماں باپ کا
کہ قرآن میں ہے یہ حکم خدا

کرو ان کی خدمت تم اخلاص سے
کہ جنت ہے ماؤں کے پاؤں تلے

کرو ناشتہ اور جاؤ سکول
نہ رہ میں اڑاؤ کبھی خاک و دھول

چلو سیدھے جلدی اٹھاؤ قدم
پہنچ کر مدرسے میں ہی لیجے دم

وہاں جا کے اپنی جگہ بیٹھ جاؤ
نہ شوخی شرارت کرو نہ کراؤ

نہ جھگڑا کرو نہ لڑائی کرو
نہ ہم جنس سے ہاتھا پائی کرو

سناؤ سبق پہلے استاد کو
اور اگلا سبق بھی پھر ان سے پڑھو

سبق یاد کرتے رہو گے اگر
تو استاد کے ہو گے نور نظر

محبت سے تم کو پڑھائیں گے وہ
سالانہ ترقی دلائیں گے وہ

اسی طرح گر کام ہوتا رہا
تو ہو جائے گا تم پہ فضل خدا

مرادیں تمہاری وہ بر لائے گا
اور عزت کی کرسی پہ بٹھلائے گا

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

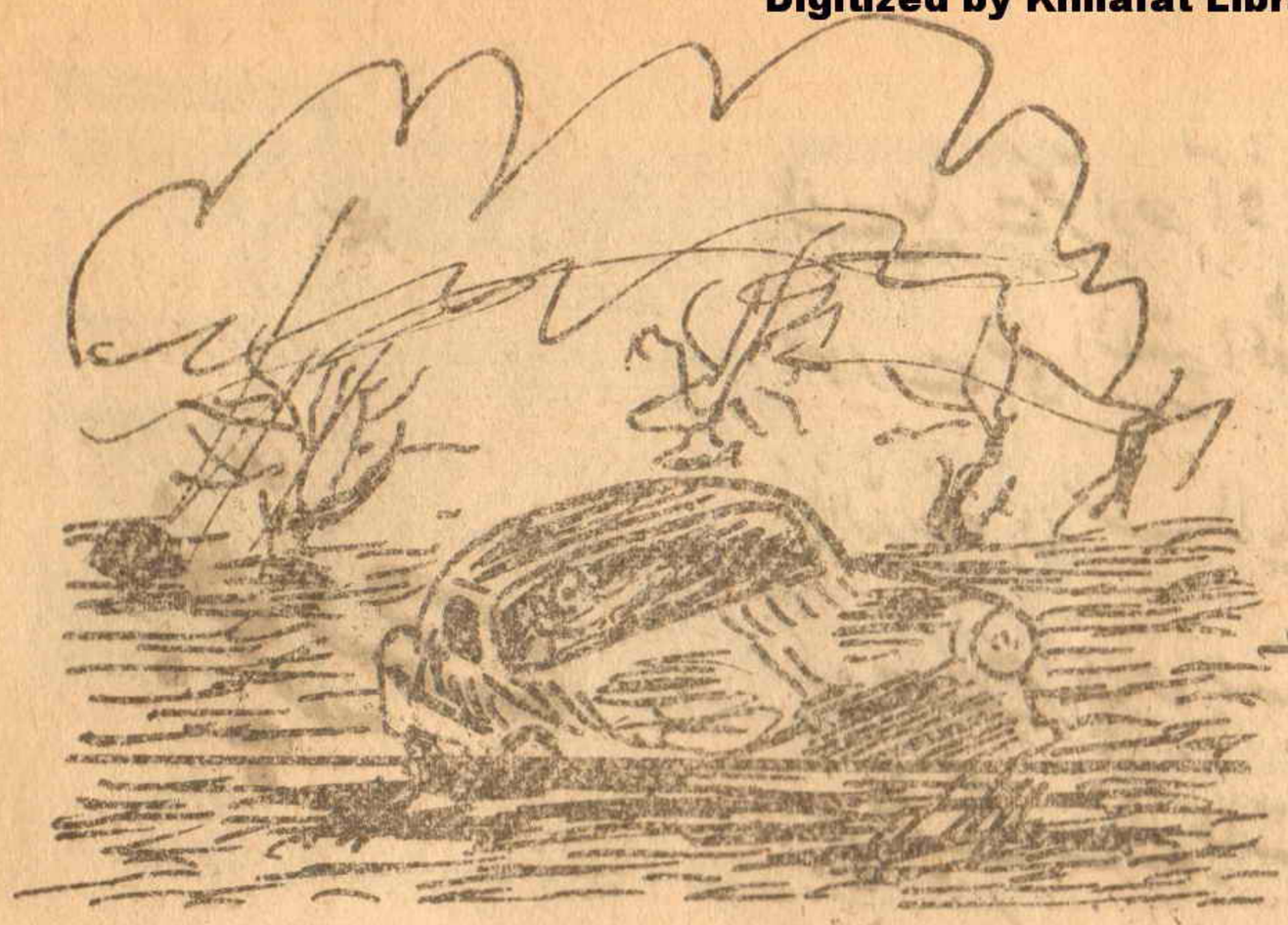

ننھا بہادر

ترجمہ: احمد سراج ٹھاکر

آج گھر کی صفائی کے دوران میرے ہاتھ ایک کاغذ آگیا جس پر ایک ننھے منے بچے کے تاریخی سفر کا نقشہ بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک اخباری تراشہ منسلک تھا جس پر اس بچے کی تصویر تھی آج سے ۱۲ سال قبل کی بھولی بسری یادوں نے جب ایک بار پھر مجھے گھیرا تو میں کلیجہ تھام کے رہ گئی۔

عموماً خشک سمندری ہوائیں ساحل سمندر سے ۱۵۰ میل دور آسٹریلیا کے میدانوں تک پہنچتے میں کامیاب ہوتی ہیں اور جب کبھی ان میدانوں کا رخ کریں تو اچانک بارش کا مژدہ ساتھ لاتی ہیں ۲ مارچ ۱۹۶۳ء کا ہفتہ کا دن معمول سے کچھ زیادہ گرم تھا اور حبس کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔ میرے خاوند نے گھر رہنے اور ہماری چھوٹی بچی کی دیکھ بھال کا ذمہ لیا اور مجھے اپنے دو لڑکوں پیٹری (عمر ۵ سال) اور ڈیوڈ (عمر ۳ سال) کو ہمراہ لے کر "ملنے والا" کے تالاب پر جو کہ ہمارے گھر سے ۲ میل دور تھا جانے کی اجازت دی۔ میں دونوں لڑکوں کے ساتھ کار میں نہانے کے تالاب پر پہنچی۔ ابھی کچھ دیر ہی ہم کھیل کود پائے تھے کہ میں نے دیکھا کہ جنوب کی طرف کالے بادل چھا رہے ہیں۔ لہٰذا میں نے بادل ناخواستہ بچوں کو واپسی پر آمادہ کیا۔ جب ہم کار میں بیٹھ رہے تھے تو میں نے افق پر بجلی کی چمک کئی بار دیکھی اور میں انجانے خوف سے سہم گئی۔

ہمارے علاقہ کا دارومدار بارش پر ہے لہٰذا مجھے خوشی بھی محسوس ہوئی کہ ابھی اس گھن گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش ہمارے گندم کے کھیت سیراب کر دے گی کیونکہ پچھلے ایام کی بارشوں سے ہم لوگ محروم رہے تھے۔ انہی ملے جلے خیالات میں بچوں سمیت ساڑھے پانچ بجے شام گھر کے لئے روانہ ہو گئی۔ بارش کے خوف سے کار کچھ تیز چلانی شروع کی اور جوں جوں گھر قریب آرہا تھا میری پریشانی بڑھتی جا رہی تھی کیونکہ بارش کی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سڑک زیر آب آگئی تھی اور رفتہ رفتہ پانی سڑک پر بڑھ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سڑک کا ایک پل طوفانی پانیوں میں بمشکل نظر آ رہا تھا۔ میں نے کمال احتیاط سے پل عبور کیا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کیا کیونکہ یہاں سے تھوڑی دُور "کوئیرکا" نالہ بہتا تھا اور جب میں اس کے پل کے قریب پہنچی تو دیکھا کہ پل بھربے ہوئے گدلے پانی میں ڈوب چکا ہے اور پانی کی گہرائی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اب ہماری کار پانی کے دو دھاروں کے درمیان کھڑی ہو گئی تھی۔

میں ایک لمحہ جھجکی لیکن پل کی رہنمائی والے نشان صاف نظر آ رہے تھے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا اور کار کو آگے بڑھا دیا۔ جونہی پانی کار سے ٹکرایا میرے ہوش ٹھکانے آ گئے کیونکہ مجھے

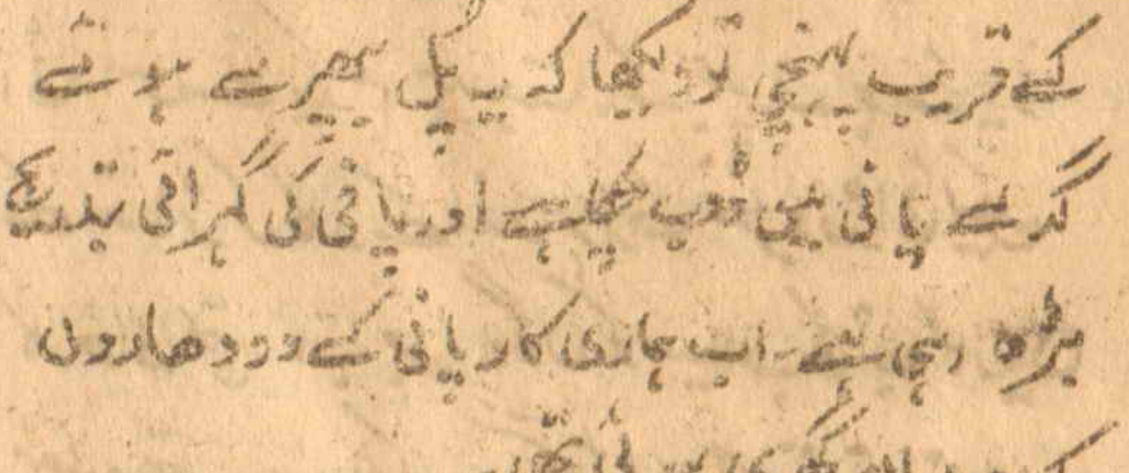

سخت غلطی سرزد ہو گئی تھی۔ میں نے پانی کی گہرائی اور رفتار کا بالکل غلط اندازہ لگایا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کر لی کہ کار اپنے زور سے کھینچ کر نالے سے باہر نکال لوں گی۔ کار کا انجن چند قدم کی جدوجہد کے بعد بند ہو گیا۔ میں نے دیوانہ وار انجن سٹارٹ کرنے کی کوشش کی لیکن ہر تدبیر بے سود ثابت ہوئی اور اسی وقت میں نے محسوس کیا کہ کار آہستہ آہستہ بہاؤ کے ساتھ پھسل رہی ہے اب ہمیں یکدم کار سے نکلنا چاہیئے تھا ورنہ ہم کار میں دفن ہو جاتے۔ میں نے اگلا دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن پانی کے دباؤ کی وجہ سے یہ نہ کھل سکا۔ اور میں پچھلی کھڑکی

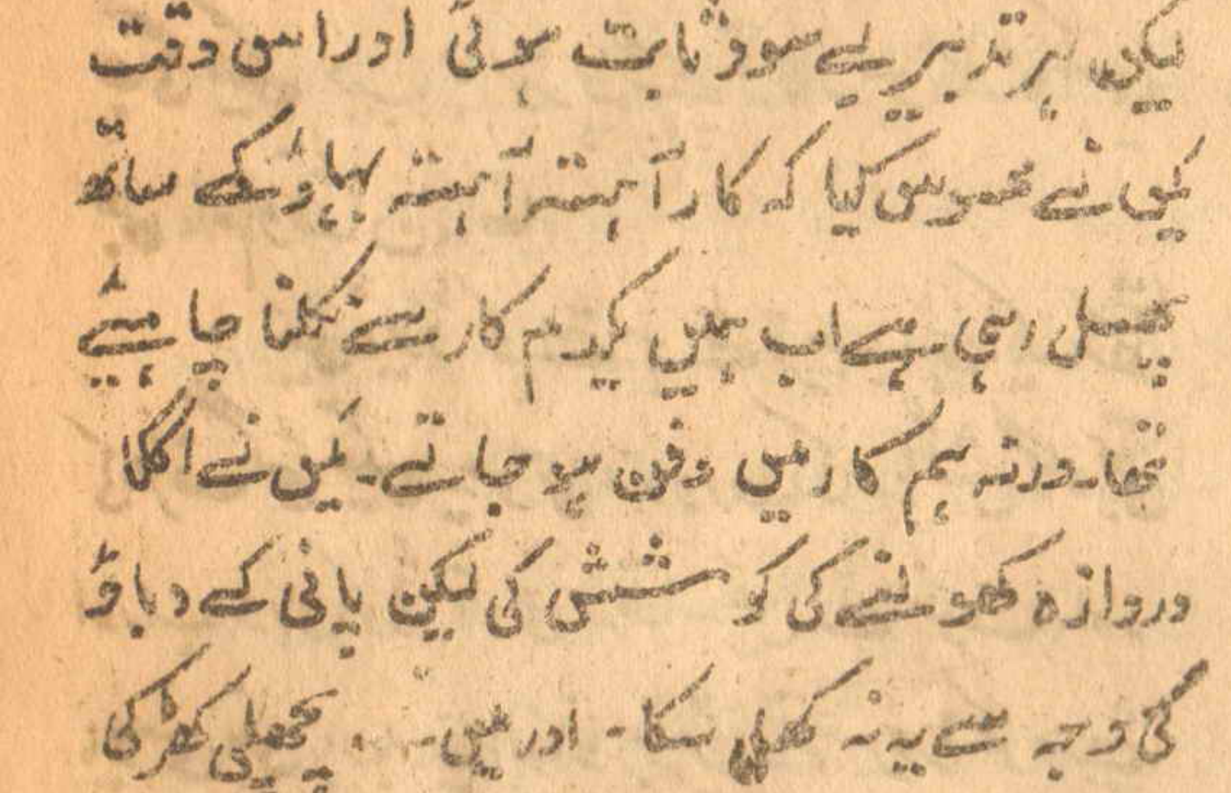

تک جانے میں کامیاب ہو گئی۔ پانی میرے گھٹنوں سے اونچا تھا۔ میں نے چھوٹے لڑکے کو پکڑ لیا اور کوشش کی کہ قریب والے کنارے پر پہنچ جاؤں لیکن بدقسمتی سے پانی کا ایک ریلا آیا۔ ہم دونوں ماں بیٹا کو اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ ہم کچھ دیر ڈبکیاں کھانے کے بعد کسی طرح کنارہ سے جا لگے۔ جہاں درختوں کی ٹہنیوں کی مدد سے میں اور ڈیرڑھ پانی سے باہر آنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مڑ کر کار کی طرف دیکھا تو وہ آدھی ڈوب چکی تھی اور پانی کی بہاؤ کے ساتھ چلی جا رہی تھی میں نے کار کے پچھلے شیشہ میں ٹیری کے سہمے ہوئے چہرہ کی ایک جھلک دیکھی اور اسی اثناء میں کار نالہ کے موڑ میں غائب ہو گئی۔ میں ڈیوڈ کے ساتھ بے تحاشا بھاگی لیکن جب ہم موڑ پر پہنچے تو نالہ میں کار کا کہیں بھی نام و نشان نہ تھا۔

میں ڈیوڈ کو لئے ہوئے قریب ہی ایک مکان کی طرف گئی لیکن یہ موسمی مزدوروں کی رہائش گاہ تھی اور اب وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ میں نے خوف اور مایوسی میں بار بار یہ الفاظ چیخنا شروع کر دیئے "مجھے مدد کے لئے فوراً کسی کو بلاتا ہے"

اس طرح میں ایک بار پھر سڑک پر آئی اور سڑک کے ساتھ ساتھ بھاگنا شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ اندھیرا چھانے لگا۔ خوش قسمتی سے ایک کار اُدھر آ نکلی جس میں میری چچی گریس۔ دو لڑکوں کے ساتھ گھر جا رہی تھی۔ میں نے ہانپتے کانپتے اپنی داستان کہہ سنائی جس پر "گریس" نے کار "طے والا" کی طرف موڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کوشش میں کار پھنس گئی۔ دونوں لڑکے حملہ ہی قریب کے کسان کو لینے کار سے آئے اور ہم طے والا روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر پولیس کو اطلاع دی تاکہ ٹیری کی باقاعدہ تلاش کی جا سکے

مجھے ہسپتال میں بیہوشی کا ٹیکہ لگا دیا گیا۔ دوسرے سب بچے بخیر و عافیت پہنچ گئے تھے صرف ٹیری کے متعلق پوچھا گیا تو صرف یہ سننا

ہے؟ تو کسی نے جواب دیا کہ خداوند کریم کا شکر ادا کرو کہ تم اور ڈیوڈ دونوں بچ گئے ہو۔ میں غم کے عذاب سے بے چین تھی کہ نیند نے غلبہ پایا تو اس طرح میں نے اس جان لیوا عذاب سے نجات پائی۔

ایک سو میل کے رشتہ داروں اور دوستوں نے وقت ضائع کئے بغیر ٹیری کی تلاش شروع کر دی اور "گوبیکا نالہ" کے کنارے کناروں اور مشعلوں کی روشنی سے جگمگا اٹھے لیکن نالہ کے اندر جانا ناممکن تھا آدھی رات کے قریب جب میرا خاوند "کینی" تلاش میں سرگرداں تھا تو نالے کے کنارے کے پاس کوئی چیز چمک رہی تھی۔ لہٰذا وہ ایک گرے ہوئے درخت کی مدد سے نزدیک پہنچا تو اسے کار کی چھت نظر آئی۔ اس نے یکدم بیہیت ناک بپھرے ہوئے پانی کے اندر اتر کر کار کے اندر سر طرف نظر دوڑائی لیکن کار خالی تھی۔ اب جن لوگوں کو سیلاب کی تباہ کاریاں معلوم تھیں۔ سر ہلا کر رہ گئے اور آہستہ آہستہ ہر طرف مایوسی چھا گئی لیکن تلاش جاری رکھی گئی۔

اتوار کی صبح جب میں نے آنکھ کھولی تو غمگین حقیقت نے مجھے پھر آگھیرا۔ ہر طرف تلاش میں ناکامی کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ اور کہیں دور سے ہوائی جہاز کی آواز آ رہی تھی جو باقی لوگوں کی طرح ٹیری کو تلاش کر رہا تھا۔ ٹیری سے بچھڑے ہوئے چودہ گھنٹے ہو چکے تھے لیکن اس سے متعلق کوئی خبر نہ تھی نالوں میں پانی کم ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے بچنے کے امکان بہت کم تھے اور ہر شخص اس کے نقصان کا یقین دلا رہا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں تک کہ ملنے والا کے کیتھولک گرجا میں ٹیری کی آخری رسوم کی دعائیں بھی مانگی جا چکی تھیں۔

یہی غموں سے نڈھال بستر پر لیٹی ٹیری کے بغیر زندگی سے متعلق سوچ رہی تھی اور ساتھ ہی جب یہ خیال آتا کہ کار کے اندر ٹیری نے کیا سوچا ہوگا۔ کہ ماں مجھے طوفانی لہروں کے حوالے کر کے چھوڑ گئی۔ میں ایسے ہی غمگین خیالات میں الجھی ہوئی تھی کہ باہر سے کاروں کے ہارن کی آوازیں آنے لگیں اور یہ کوئی نہ کوئی خبر ملنے کا اشارہ تھا۔ میں کوئی غمگین خبر سننے کے ڈر میں اوسان کھو بیٹھی اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ لیکن اچانک میرے کانوں میں آواز آئی۔ "وہ مل گیا ہے اور ٹھیک ٹھاک ہے زندہ۔"

اس معجزہ پر ہم دم بخود ہو گئے اور خوشی سے جھوم گئے۔ میں اور میرا خاوند جب ٹیری کو دیکھنے کے لئے ہسپتال پہنچے تو وہ ناشتہ کرنے میں مشغول تھا اس نے مجھ سے سوال کیا۔ "ماں تم لوگ آنسو کیوں بہا رہے ہو؟"

ٹیری کو مچھروں نے خوب کاٹا تھا اور اس کے جسم پر بڑے بڑے نشان پڑے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ پاؤں بھی کچھ سوجے ہوئے تھے۔ ہم نے اسے گلے لگا لیا اور خداوند کریم کا شکر ادا کیا اس رات کی کہانی ٹیری نے کچھ یوں بیان کی کہ میرے کار پھنس جانے کے بعد وہ اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار چلانے کی کوشش کی کیونکہ کار بے تحاشا ادھر ادھر ڈانگ مار رہی تھی اور اسے یہ تشویش بھی لاحق تھی کہ گدلے پانی سے کار کی سیٹوں کے غلاف خراب ہو جائیں گے۔ اس لڑکھڑاتی ٹکراتی کار کو بڑھاتی گئی۔ اور کچھ دور جا کر ایک درخت میں اٹک گئی تو وہ کھڑکی سے باہر آ کر درخت پر چڑھ گیا اور آہستہ آہستہ رینگ کر نالہ کے کنارے پر آ گیا۔ جہاں سے اس نے گھر کے لئے چلنا شروع کر دیا۔ لیکن راستہ بھول کر تقریباً ۴ میل نالہ کے ساتھ ساتھ الٹی سمت چلا گیا جہاں پہنچ کر اسے غلطی کا احساس ہوا تو الٹے پاؤں واپس لوٹا۔ اسی طرح بھوکا اور خوراک کی تلاش میں اس نے آٹھ میل کا سفر کیا۔ اس جدوجہد میں اس کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر وہ چلتا رہا۔ یہ حقیقت اس کے پاؤں کے نشانات سے جو گیلی زمین پر ثبت ہو گئے بالکل واضح تھی اور جس جگہ اس نے راستے میں آرام کیا وہاں کے نشانوں نے بھی اصلیت کی

ٹیری ایک مکان کے قریب آیا جہاں وہ اپنے خیال کے مطابق ایک گلاس دودھ مانگ کر پیتا چاہتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ مکان خالی تھا۔ اس نے تلاش کرنے والوں کی کاروں کی روشنیاں بھی دیکھیں لیکن وہ سمجھا کہ کسان ٹریکٹروں سے ہل چلا رہے ہیں۔ اس کے پاس اسلحہ نہیں تھا کہ اسے معلوم تھا کہ وہ لوگ بہت مسلح ہیں۔

اتوار کی صبح ٹیری تلاش کرنے والوں کے درمیان گھومتا رہا۔ کیونکہ بدحواسی میں ٹیری کا حلیہ کسی کو بھی نہیں بتایا گیا تھا لہٰذا تمام لوگ سمجھے کہ وہ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب کے گاؤں کا رہنے والا ہے اور ساتھ ہی
کسی کو یقین بھی نہ تھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہوگا
آخر کار وہ "والٹر" کے ٹرک کے قریب پہنچا
جہاں وہ سیٹ پر رکھے ہوئے کھانے کو لالچی
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جس پر والٹر نے اس کا
نام پوچھا۔ اور جب جواب ملا تو والٹر نے جو ایک
کسان تھا۔ اچھل کر ٹرک کا ہارن دبا دیا۔

میں نے پھر ایک بار یہ کاغذ احتیاط سے
سنبھال کر رکھ لیا اور تیری جواب ۱۸ سال کا ہے
کی زندگی کے لئے خداوند کریم کا شکر ادا کیا۔ نیک
ہمایوں کے لئے دعا کی کہ جنہوں نے ہمارے غم
اپنے غم سمجھے اور مشکل وقت میں ہمارا ساتھ
دیا۔

پبلک پبلیسٹی اینڈ ایجنسیز رجسٹرڈ

بھوانہ بازار لائلپور

ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی خرید کیلئے

تشریف لائیے!

فون ۲۲۱۹

بہترین گروپ فوٹو بنوانے کے لئے

محنت - اور - دیانت

ہمارا شعار ہے

ماڈرن سٹوڈیو

بھوانہ بازار لائلپور

کو خدمت کا موقع دیں!

غلام نبی اینڈ برادرز

سنگ مرمر کی پلیٹیں۔ مکانوں اور قبروں کے لئے سیمنٹ
کی جالیاں اور پائپ بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

پروپرائیٹر:

غلام نبی اینڈ برادرز

بالمقابل مسجد فضل عمر گول ایریا بازار لائلپور

سیمنٹ - کرش - ریت - چونہ - کیل - قبضہ

وسامان گولا و قالب

محمد انور ، عبدالستار

رانا بلڈنگ میٹریل سٹور

بوہے دی چونگی - لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انوکھا علاج

جناب محمد عبدالمنان ربوہ

میرے ایک عزیز جو کہ رشتہ میں میرے چچا ہیں اور دہلی میں رہائش پذیر تھے۔ ان کے گھر ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس کا پیٹ ٹخنہ کے پاس سے پیدائشی طور پر مڑا ہوا تھا۔ ننھا منا معصوم بچہ جو کہ شکل و صورت میں خوبصورت اور صحت مند تھا۔ ذرا سے نقص کی وجہ سے عمر بھر کے لئے معذور ہو گیا۔

چچا اور چچی صاحبہ کو بچے کی طرف سے سخت پریشانی تھی اور ان کے دل کو ایک روگ لگ گیا۔ جو کچھ کسی نے بتایا محبت کے جذبے کے تحت کیا لیکن کچھ نہ بن آیا۔

کسی نے بتایا کہ فلاں پیر صاحب بڑے زبردست اور علاج روحانی میں کامل ہیں۔ بچہ ان کے پاس لے جاؤ۔ مجبوراً ان پیر صاحب کے پاس لے کر گئے پیر صاحب نے دیکھ کر بتایا کہ اس کا علاج چاند گرہن سے تعلق رکھتا ہے یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ لہٰذا پیر صاحب نے ہدایت کی کہ چاند گرہن سے قبل بچہ دریائے جمنا پر لے جایا جائے۔ پھر دریا کے درمیان ریت میں گڑھا کھود کر مڑا ہوا پاؤں گڑھے میں دبا دیا جائے۔ یہاں تک کہ چاند گرہن کی ابتداء ہو اور جب گرہن ختم ہو جائے تو پاؤں باہر نکال دیا جائے پاؤں درست ہو جائے گا۔

اتفاق سے اسی موقع پر عاجز قادیان سے دہلی آیا ہوا تھا جونہی چچا کے گھر پہنچا تو دیکھا شام کو دریائے جمنا پر جانے کا پروگرام بن چکا ہے۔ اسی شب چاند گرہن لگنا تھا۔ وہ فکرمند تھے کہ کوئی ساتھی مل جائے تو اس کے ہمراہ دریا پر جائیں مجھے دیکھ کر انہوں نے محسوس کیا جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا ہے۔ مجھ سے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں نے جب انہیں پریشان دیکھا تو میرا دل بھر آیا اور ان کے ہمراہ دریا پر جانے کے لئے رضامند ہو گیا۔ بچے کی حالت اور پھر بچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے والدین کی پریشانی دیکھ کر بے حد رحم آیا۔ دل سے تو میں ان کے اس طریق علاج سے متفق نہ تھا مگر اس خیال سے کہ چچا جان کی دل شکنی نہ ہو میں ان کے ہمراہ ہو لیا۔ شام کھانے سے فارغ ہو کر تانگا منگوایا گیا۔ اور ہم لوگ تانگے میں سوار ہو کر دریائے بیاس کی طرف روانہ ہو گئے۔ پل کے درمیان تانگہ روکا گیا۔ تانگہ والے کو فارغ کر دیا گیا۔ اس کے بعد پل کے ستون کے ساتھ رسہ باندھ کر دریا میں لٹکایا۔ چچا جان، چچی جان اور عاجز رسہ کے ذریعہ باری باری دریا کے وسط میں اتر کے رسہ لٹکتا رہا۔

میں اس زمانہ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی ابتدائی کلاسوں میں پڑھ رہا تھا اور کسی حد تک اسلام کی تعلیم سے واقف ہو چکا تھا اس بناء پر میرا اس نوعیت کے ٹوٹکوں پر مطلقاً ایمان نہ تھا۔ یہ برسات کے دن تھے عام حالات میں دریا لبالب بھرا ہوا تھا لیکن ان دنوں کسی حد تک دریا اترا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے درمیان میں ریت نظر آ رہی تھی۔ ریت میں گڑھا کھودا گیا اور تین چار ماہ کے معصوم بچہ جیسے بچے کا تانگا پاؤں اس ٹھنڈی ٹھنڈی ریت میں دبا دیا گیا بچہ رویا۔ چیخا چلایا۔ مگر کیا کیا جاتا۔ والدین ایسا کرنے پر مجبور تھے۔

خاموش رات تھی۔ سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہر طرف سوکا عالم تھا۔ اور ہم چار دل جانب سے پانی میں گھرے ہوئے تھے۔ آسمان پر چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ چاندنی کی ٹھنڈی روشنی حدِ نگاہ تک تمام دریا پر بکھری ہوئی تھی۔ اور دریا کی مہیب لہریں چاروں سمت سے ہماری طرف لپک لپک کر امڈی چلی آتی تھیں۔ جس کی وجہ سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ لہروں نے ہمیں اب نگلا کہ اب نگلا۔ بڑا خوفزدہ منظر تھا۔ ایسا بھیانک نظارہ دیکھ دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ ایسے عالم میں ہم تین انسانوں نے اس ایک ننھی منّی جان کو اپنے شکنجہ میں جکڑا ہوا تھا جو اس وقت بے بس تھی سوائے خدا کے اس کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔ ایسے وقت پتھر دل بھی پگھل جاتا۔ اس موقع پر بچے کی ماں نے دودھ اس کے منہ سے لگا دیا اور کئی گھنٹوں کا یہ صبر آزما وقت نہ جانے کیسے گزرا۔ خدا خدا کر کے چاندگرہن ختم ہوا۔ بچے کا پاؤں ریت سے باہر نکالا گیا۔ جھاڑا پونچھا، صاف کیا گیا۔ لیکن جب غور سے دیکھا تو پاؤں جوں کا توں تھا ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوا طلوعِ فجر کا وقت قریب تھا۔ ہم سب سردی کی شدت سے کانپ رہے تھے ایسے میں ٹھنڈ کی شدت، کانپتے ہوئے جسم اور ٹھنڈ سے اکڑے ہوئے ہاتھوں سے اپنا سامان سمیٹا۔ ٹھٹھرے ہاتھوں سے رسہ پکڑنا دشوار تھا لیکن مجبور تھے۔ اس حالت میں رسہ کے ذریعے پل پر چڑھ آئے۔ تانگہ لیا اور بخیریت گھر پہنچے۔

میں نے تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ کہ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدانخواستہ ہماری طرف سے مگر مچھ صاحب کا گزر ہو جاتا تو کیا سیدھی ہوتی تھی۔ پیر صاحب کے نسخہ کی بدولت ہم سب مگرمچھ کے پیٹ میں جا کر حیدھے لگے جہاں پہنچ چکے ہوتے۔

یہ ایک واقعہ ہے جو میرے ساتھ پیش آیا۔ اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں جن کا احباب اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتے رہتے ہوں گے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے روحانی بصیرت اور عقل صحیح کی دولت سے نوازا ہے وہ ضرور سوچتے ہوں گے کہ ایک شخص اولاد کی حیثیت میں اس حد تک اندھا ہو سکتا ہے کہ خلافِ عقل حرکات کو مطابقِ عقل سمجھ بیٹھے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے ملک کی اکثریت غیر تعلیم یافتہ لوگوں پر مشتمل ہے جو دین اور حقیقی دین کے علم سے بے بہرہ ہیں۔ ذاتی غور و فکر کی صلاحیت کا فقدان ہے۔ پیروں فقیروں کی ظاہری شکل و صورت اور سج دھج سے متاثر ہو جاتے ہیں اور خود مطلق غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے علاج معالجہ کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے اطباء اور ڈاکٹر اس طریق علاج کی تحصیل پر ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ عمر عزیز کا بڑا حصہ قربان کرتے ہیں۔ سند اور ڈگری لینے کے بعد سال ہا سال تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ اگر بیماریوں کے علاج کے لئے تعویذ اور ٹونے ٹوٹکے ہی کافی ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو علاج معالجے کا یہ وسیع نظام تشکیل دینے کی کیا ضرورت تھی۔

پھر تو کوئی بھی پیر فقیر کوئی ٹوٹکا بتا دیتا یا ایک پھونک مار دیتا بس مریض صحت یاب ہو جاتا۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل بھروسہ نہیں کرتے اس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس لئے ان میں ایمانی بصیرت پیدا نہیں ہوتی۔ خود اعتمادی کے وصف سے بھی محروم رہتے ہیں اور ذاتی غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ سورۃ الیسیٰ مشکلات میں مومن کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے اور اس نے ہمارے لئے علاج معالجے کی جو سہولتیں مہیا فرمائی ہیں ان سے کام لینا چاہیئے۔ اگر یہ طریق کار اختیار کیا جائے تو انسان پیر پرستی سے بھی نجات پا جاتا ہے۔ جسمانی اور ذہنی اذیتیں برداشت کرنے سے بھی بچ جاتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ایسے شخص پر اللہ غیب سے اپنے فضلوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور بعض دفعہ تو انسان افضالِ خداوندی کی بارش دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اس کا قلب خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بھر جاتا ہے اور دل بے اختیار "الحمد للہ! الحمد للہ" کہتا ہوا سربسجود ہو جاتا ہے۔

○

• آنکھ زمین پر اور دل و دماغ خدا کی یاد میں رکھ۔ • اعمال میں سے بہتر عمل وہ ہے جو اگرچہ تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ رہنے والا ہو۔

(نیاز شاہین۔ منگرال۔ ضلع سرگودہا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے اجناس کی خرید
فروخت کیلئے خدمت کا موقع دیں

انصاف کمیشن شاپ
نئی غلہ منڈی۔ لائلپور

رائل ٹیلرز
بہترین مردانہ سوٹ سپیشلسٹ۔ تسلی بخش اور بہترین
سلائی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
گرینڈ ہوٹل اتحاد چوک
رائل ٹیلرز کچہری روڈ۔ لائلپور

چنے سفید چنا، اور ہر قسم کی گندم کی خرید و فروخت
کے سلسلہ میں ہماری خدمات حاصل کریں!
انصاف کمیشن ایجنٹس
پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور
فون: ۷۹۲۶

کھل تیلہ۔ بنولہ۔ اور دیگر اجناس کی خرید و فروخت
کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں!
میاں اینڈ کمپنی
کمیشن ایجنٹس نئی غلہ منڈی لائلپور۔
فون ۶۳۸۷

تو ڑ زندگی کی بہترین یادگار ہے
عمدہ فوٹو کھینچتے۔ بیز کلرنگ۔ پرنٹنگ
اور انلارجنگ کے لئے آپ اپنے سٹوڈیو میں تشریف لائیں
پروپرائیٹر: محمد یوسف
خالد سٹوڈیو
چوک سوداگراں جھنگ
لائلپور

آپ کے اپنے دکانے
ہر قسم کا فرنیچر۔ شادی بیاہ کے لئے پائیدار اور گارنٹی شدہ مال
آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے۔
پروپرائیٹر:
محمد یعقوب اینڈ برادرز۔ نزد
پرانی چونگی ۵۔ سرگودھا روڈ۔ مائی دی جھنگی
لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ

جناب حافظ مظفر احمد جامعہ احمدیہ

پرانی بات ہے۔ ملک مصر پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا جس کا نام "مقوقس" تھا۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں مبعوث ہو چکے تھے اور مکہ والوں کے ظلم سے تنگ آکر مدینہ میں قیام فرما تھے۔ آپؐ نے جن بادشاہوں کو تبلیغی خطوط تحریر فرمائے ان میں مقوقس والئی مصر بھی تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط مقوقس کے پاس آپ کے صحابی حاطب بن ابی بلتعہؓ لے کر گئے۔ جس میں اسے دعوتِ اسلام دی گئی تھی۔ مقوقس رسول اللہؐ کے اس خط اور حضرت حاطبؓ کی گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ وہ متبرک خط اس نے ہاتھی دانت کی ایک ڈبیہ میں محفوظ کر لیا اور حضورؐ کو جواب لکھا کہ "مجھے معلوم تھا کہ شام میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے میں آپ کے سفیر کے ساتھ عزت سے پیش آیا ہوں اور میں اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھیج رہا ہوں۔ جنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل ہے۔ کچھ پارچات اور آپ کی سواری کے لئے ایک خچر بھی بھجوا رہا ہوں"

ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا نام "ماریہ" اور دوسری کا نام "سیرین" تھا۔ حضرت ماریہ قبطیہ کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور سیرین رسول اللہؐ کے دربار کے شاعر حسانؓ کے حصہ میں آئیں۔

ذوالحجہ ۸ھ میں حضرت ماریہ کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم نے اپنے بچے کا نام اپنے جدِ امجد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ حضورؐ کو جب ابورافع (آپ کے آزاد کردہ غلام) نے ابراہیم کی پیدائش کی خبر دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو آپ نے بے حد مسرت کا اظہار فرمایا اور اسی خوشی میں ابو رافع کو ایک غلام عنایت فرمایا ——— بچے کو دودھ پلانے کے لئے حضورؐ نے مدینہ کے ایک لوہار ابو سیف کی بیوی ام سیف کے ہاں بھجوا دیا۔ کبھی کبھی حضور خود حضرت ابراہیم کو دیکھنے تشریف لے جاتے اور انہیں پیار کرتے۔ دعا فرماتے۔ ایک دفعہ حضورؐ تشریف لے گئے۔ ابراہیم بیمار تھے حالت زیادہ خراب ہو گئی اور چند لمحوں کے بعد روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ حضورؐ کو ابراہیم سے بڑی محبت تھی۔ آپؐ نے اٹھا کر انہیں سینے سے لگایا۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور فرما رہے تھے۔ "آنکھ اشکبار ہے اور دل غمگین لیکن ہم اللہ کی رضا کے خلاف کوئی بات نہیں کہتے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر افسردہ ہیں"

یہ دسواں سال ہجرت تھا اور ابراہیم کی عمر ڈیڑھ سال تھی۔ یہ وہی ابراہیم ہیں جن سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر میرا (بیٹا) ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا"۔ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ ادھر حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی اور ادھر سورج گرہن ہو گیا۔ حضورؐ کو ابراہیمؓ کی وفات کا بڑا صدمہ تھا ——— لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابراہیم کی وفات کے باعث سورج گرہن ہوا ہے۔ خدا کے رسول کی غیرت جوش میں آئی اور آپؐ نے مسلمانوں میں ایک تقریر کی اور فرمایا:-

"سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے (بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

ہیں۔ جنہیں کبھی کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ جب تم اس قسم کا واقعہ دیکھو تو ذکر الٰہی اور نماز دعا کی طرف توجہ کرو"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ابراہیم سے بے انتہا محبت فرماتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد فرمایا:-

"ابراہیم! اگر امر حق نہ ہوتا اور وعدہ سچا نہ ہوتا کہ ہمارے پچھلے پہلوں کو ملیں گے (قیامت کے دن) تو ہم تیری خاطر اس سے بھی شدید غم کرتے"

پھر فرمایا۔

"اگر ابراہیم زندہ رہتا تو میں اُن کے خالو کو آزاد کر دیتا اور ہر قبطی کا ذمہ معاف کر دیتا"۔

اور ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! جب مصر میں داخل ہو تو اچھا سلوک کرنا کہ ان سے تعلق رحم ہے۔ نیز فرمایا ابراہیمؓ کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کا جنازہ پڑھایا اور دفن کرتے ہوئے فرمایا:-

"جا۔ اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس!"

اور بقیع میں حضرت ابراہیمؓ دفن کر دیئے گئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذ الاذہان

اگر آپ کے ذہ مقالہ کوئی دلچسپ کتاب پڑھی اور آپ اس میں کوئی اچھوتا۔ دلچسپ، معلومات افزا، اور معلوماتی واقعہ، لطیفہ یا کہاوت پڑھیں تو ہمیں بھیجئے تاکہ سب قارئین کے لئے شگفتگی کا باعث ہو

بھائی جان

سبق

ایک خاتون کے شوہر کو خاصی معقول تنخواہ پاتے تھے۔ لیکن وہ خود بہت فضول خرچ تھیں اور مہنگی اپ اور لباس کی شوقین تھیں۔ اس لئے وہ خود بھی ملازمت کرتیں۔ صبح گھر سے جانے کے بعد سہ پہر کو گھر لوٹتیں۔ ان کے دونوں بچے سکول سے آکر سارا دن گھر میں کھیلتے رہتے۔ ایک دن ماں اور بچے ڈرائنگ روم میں کھڑے تھے اور سامنے سڑک پر کتے کے تین پلے ایک دوسرے سے چمٹے لڑتے کھیل رہے تھے۔ چھ سالہ بچی نے معصومیت سے ماں سے پوچھا۔ "امی! کیا ان کی امی بھی سکول پڑھانے گئی ہیں جو یہ اکیلے ہیں ——؟"

خاتون نے اگلے ہی روز استعفا دے دیا اور گھر کے کام کاج میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔

(مرسلہ: تنویر قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم)

درجے

حضرت فضیل ابن عیاضؒ فرمایا کرتے تھے کہ علم کے پانچ درجے ہیں۔ پہلا درجہ یہ کہ آدمی خاموش رہنا سیکھے۔ دوسرا درجہ یہ کہ توجہ سے سننا سیکھے۔ تیسرا درجہ یہ کہ جو کچھ سنے اسے یاد رکھے۔ چوتھا درجہ یہ کہ جو کچھ معلوم ہو جائے اس پر عمل کرے۔ پانچواں درجہ یہ کہ جو علم حاصل ہوا اسے پھیلائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم کی قدر

علامہ عبدالرحمان ابن علیؒ بہت بڑے عالم گزرے ہیں آپ علامہ ابن الجوزی کے نام سے مشہور تھے۔ ابھی تین سال کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ بڑی تنگی اور بے بسی میں پرورش پائی۔ لیکن بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا انتہائی شوق تھا۔ محنت کا یہ حال تھا کہ لیں ہر وقت پڑھنے لکھنے میں لگے رہتے۔ ہمیشہ کی نماز پڑھنے تو ضرور جامع مسجد جاتے۔ اس کے علاوہ کبھی اپنے گھر سے دور نہیں جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے قلم سے تقریباً دو ہزار جلدیں لکھی ہیں۔ لکھنے کا عالم یہ تھا کہ کبھی وہ وقت ضائع کرتے نہیں دیکھے گئے۔ نیز سے کے قلم سے لکھتے تھے یعنی جس قلم سے بچے تختی لکھتے ہیں۔ جب قلم بناتے تو اس کے تراشے جمع کرتے جاتے۔ مرتے وقت یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے نہانے کے لئے ان ہی تراشوں

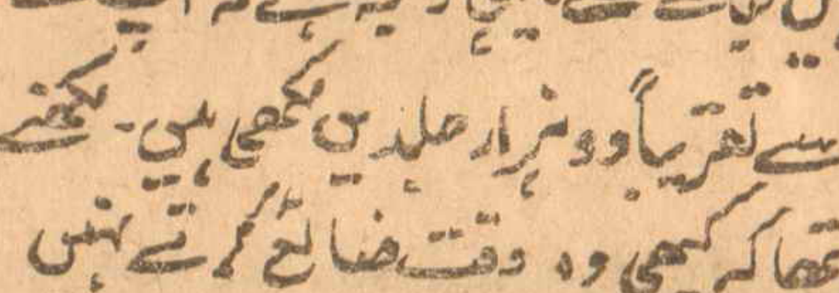

سے پانی گرم کیا جائے۔ یہ تراشے اتنے زیادہ تھے کہ غسل کرانے کے بعد بھی بچ رہے

—— ★ ——

شوقِ مطالعہ

حضرت عبداللہؒ بہت مشہور عالم گزرے ہیں یہ مشہور خلیفہ عمر ابن عبدالعزیزؒ کے پوتے تھے۔ علم اور مطالعہ کے شوق میں لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا اور ہر وقت قبرستان

میں رہنے لگے تھے۔ کتاب ہاتھ میں لئے ہر وقت تنہا بیٹھے پڑھتے رہتے۔ ایک مرتبہ ان سے کسی نے پوچھا۔ "آپ زندگی میں لوگوں سے الگ تھلگ قبرستان میں کیوں رہتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا۔" میری نظر میں قبر سے اچھا کوئی نصیحت کرنے والا نہیں۔ کتاب سے زیادہ کوئی دلچسپ دوست نہیں اور تنہائی سے زیادہ کوئی بے ضرر ساتھی نہیں۔"

—— ★ ——

بصرہ کے مشہور بزرگ حسن ابن یسارؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری عمر کے چالیس سال ایسے گزرے ہیں کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہی ہے۔

—— ★ ——

خرچ

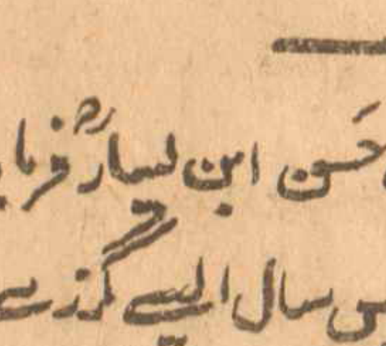

حکیم جالینوس سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنے تمام ساتھیوں سے زیادہ حکمت کیسے حاصل کر لی۔ آپ نے جواب دیا:۔

"میں نے مطالعہ کے لئے چراغ کے تیل پر اس سے کہیں زیادہ رقم خرچ کی جتنی میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھیوں نے شراب پر خرچ کی۔"

*

نماز با جماعت

امام ابو یوسفؒ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پیارے شاگرد تھے۔ آپ بہت غریب تھے۔ پڑھنے کا اتنا شوق تھا کہ جو کچھ روکھی سوکھی مل جاتی۔ کھا لیتے اور پڑھنے کے لئے روانہ ہو جاتے۔ امام صاحبؒ سے نو سال تک پڑھتے رہے۔ پابندی سے پڑھنے جاتے۔ کبھی ناغہ نہ کرتے۔ نو سال کی مدت معمولی نہیں ہوتی لیکن آپ کے شوق کا یہ حال تھا کہ ان نو سالوں میں کوئی دن بھی ایسا نہ گزرا کہ آپ نے فجر کی نماز امام صاحبؒ کے ساتھ جماعت سے نہ پڑھی ہو۔"

(منور احمد طاہر۔ کوٹ احمد یار سندھ)

والدین کی خدمت

کہتے ہیں ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے محبوب حقیقی کے حضور کوہ طور پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے حسب معمول ہمکلام ہوئے باتوں باتوں میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا:۔

"اس دنیا میں کوئی شخص تجھے مجھ سے بھی زیادہ عزیز ہے؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"ہاں! فلاں شہر میں ایک قصاب رہتا ہے جو مجھے تجھ سے بھی زیادہ پیارا ہے۔"

حضرت موسیٰؑ کو اس بات کی بڑی حیرت ہوئی آپ وہاں سے فارغ ہو کر اسی شہر میں قصاب کے پاس تشریف لائے۔ جو حسب معمول گوشت بنا رہا تھا۔ آپ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ قصاب لوگوں کو گوشت کم تول کر دیتا تھا۔ اور ان سے بدکلامی سے پیش آتا۔ وہ جس قسم کی بھی بددیانتی کر سکتا تھا کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ سوچ میں پڑ گئے کہ "یا باری تعالیٰ! کیا ایسے لوگ بھی تیرے دل میں جگہ لے سکتے ہیں؟"

آپ اسی طرح بیٹھے رہے حتیٰ کہ شام ہو گئی۔ قصاب نے اپنی دکان بڑھائی اور گھر کی طرف چل دیا۔ آپ بھی اس کے ساتھ ہو لئے۔ گھر پہنچ کر اس نے حضرت موسیٰؑ کو صحن میں چارپائی پر بٹھا دیا اور خود ایک کمرے کا تالا کھول کر اندر سے دو برتن جن میں پیشاب تھا۔ لے آیا۔ اور انہیں صاف کر کے پھر اندر رکھ دیئے۔ اس کمرے میں اس کے بوڑھے والدین تھے۔ پھر اس نے ان کو نہلا دھلا کر صاف کپڑے پہنائے اور خود کھانا تیار کیا۔ کھانا تیار کرنے کے بعد اس نے حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو دیا اور خود چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر بوڑھے والدین کے منہ میں ڈالنے شروع کئے جب وہ سیر ہو گئے تو پھر ان کے ہاتھ منہ دھو کر انہیں بستر پر لٹا دیا۔ اور ان کو دبانا شروع کر دیا جب وہ سو گئے تو پھر اٹھ کر کھانا کھایا اور بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بیٹھا۔ حضرت موسیٰؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ السلام مان گئے کہ واقعی والدین کی خدمت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

دیکھا عزیزو! والدین کی خدمت کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا صلہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"بدبخت ہے وہ انسان جس کے والدین اس کی زندگی میں بوڑھے ہوں اور وہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ایم ایس خاصر۔ بیڈ ملٹن)

بندروں کا قحط

بے چارہ بندر۔ چوہے کے بعد لیبارٹریوں میں ہونے والے سائنسی تجربات میں سب سے زیادہ کام آنے والا جانور ہے۔ ہر سال تقریباً آٹھ ہزار سے لے کر بارہ ہزار بندر لیبارٹریوں میں ہونے والے تجربات میں کام آتے ہیں۔ ان میں وہ تعداد شامل نہیں جو امریکہ کی ذاتی تجربہ گاہوں میں کام آتی ہے اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں بندروں کی تعداد میں کمی واقع ہوتی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ، جرمنی اور دیگر ایسے ممالک جہاں پر طبی تجربات سب سے زیادہ ہوتے ہیں وہاں بندروں کی حفاظت اور بندروں کی جان بچانے پر بہت زور دیا جارہا ہے اور

اس کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔

روزنامہ ترجمان ترکی۔ ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء)

مرسلہ: محمد جلال شمس شاہد ربوہ

سرور کائنات کا سرمایہ

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"عرفان میرا سرمایہ ہے۔ عقل میرے دین کی اصل ہے۔ محبت میری بنیاد ہے۔ شوق میری سواری ہے ذکر الٰہی میرا مونس ہے۔ اتحاد میرا خزانہ ہے۔ خوف میرا رفیق ہے علم میرا ہتھیار ہے۔ صبر میرا لباس ہے۔ خدا کی رضا میری غنیمت ہے عاجزی میرے لئے وجہ اعزاز ہے زہد میرا پیشہ ہے۔ یقین میری طاقت ہے۔ صدق میرا سفارشی ہے۔ طاعت میرا بچاؤ ہے۔ جہاد میرا کردار ہے اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

(صادق محمد طاہر۔ جامعہ احمدیہ)

○

اپنے بچوں کی تربیت کیلئے تشحیذ الاذہان کی خریداری قبول کیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھا ادیب

نیکی اور بدی کا انجام

کاشف اپنی اچھی عادات کی وجہ سے محلہ بھر میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسکول میں اساتذہ اس کی قدر کرتے تھے۔ کاشف بہت رحمدل اور محنتی طالب علم تھا۔ ایک مرتبہ وہ سکول سے گھر واپس آرہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک چڑیا سڑک کے کنارے گری پڑی ہے۔ جس کی ٹانگ کسی شریر بچے نے زخمی

کردی ہے۔ کاشف کو اس کی حالت پر بہت رحم آیا۔ وہ چڑیا کو اپنے گھر لے آیا اور اس کی مرہم پٹی کردی۔ چند دنوں میں چڑیا صحت یاب ہو گئی۔ کاشف نے اسے کھلی فضا میں چھوڑ دیا۔ چڑیا پھر سے اڑ گئی۔ کاشف کی رحمدلی کا چڑیا کے دل پر بہت اثر ہوا اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر چلی گئی۔

چند دنوں بعد وہ چڑیا دوبارہ کاشف کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ پر ایک سرخ دانہ رکھ کر چلی گئی۔ کاشف نے یہ دانا اپنے باغیچے میں اگا دیا۔ اگلے دن جب کاشف اپنے باغ میں آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ باغ میں ایک نیا درخت اگا ہوا ہے۔ کاشف یہ درخت دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اسے پانی دینے لگا۔ چند دنوں میں اس درخت پہ ایک بہت بڑا سیب لگا جس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ آہستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہستہ یہ سیب بہت بڑا ہو گیا۔

ایک دن کاشف کی والدہ نے کاشف سے کہا کہ بیٹا آج ہم یہ سیب کھائیں گے۔ یہ سن کر کاشف بھاگا بھاگا باغ میں گیا اور درخت سے سیب توڑنے لگا لیکن سیب اسقدر بڑا تھا کہ اسے کمر سے تک لانے کے لئے کاشف کے والد کو بھی مدد دینی پڑی۔ آخر سیب کاٹ کر جب دیکھا گیا تو اندر سے ہیرے جواہرات کا ڈھیر نکلا۔ کاشف، اور اس کے والدین بہت حیران ہوئے اور ساتھ ساتھ خوش بھی ہوئے کیونکہ انہیں اتنی دولت مل گئی تھی۔ جس سے ان کی تمام عمر آرام و آسائش سے گزر جانی تھی۔

کاشف ہی کے محلہ میں اس کا ایک دوست عامر رہتا تھا جو کاشف کے گھریلو حالات کے ایک دم سدھر جانے سے بہت حیران تھا۔ عامر ایک لالچی لڑکا تھا اور جماعت میں بے حد نکما تھا والدین کی نافرمانی اس نے اپنا شعار رکھا تھا۔ آخر ایک دن عامر نے کاشف سے پوچھا۔

عامر: "یار کیا بات ہے تم چند دنوں میں اتنے امیر کبیر کیسے ہو گئے کیا کہیں ڈاکہ ڈالا ہے؟"

کاشف: "بھئی عامر! یہ تو سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کیا تم مجھے ایسا سمجھتے ہو کہ میں ڈاکہ ڈالوں گا کیا میں نے کبھی پہلے اس قسم کی کوئی حرکت کی ہے؟"

عامر: "یار پھر بھی بتاؤ تو سہی آخر کیا بات ہے؟"

کاشف نے اس کے بہت زیادہ استفسار پر ساری کہانی سنائی۔ عامر نے جب سنا تو لالچی اور حریص تھا۔ یہ سوچا کہ وہ بھی اسی طریقہ سے جیسے بھی ممکن ہو دولت حاصل کرے گا۔ اور اپنے والدین کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دے گا۔ یہ سوچ کر وہ گھر سے زخمی چڑیا کی تلاش میں نکلا۔ اسے زخمی چڑیا تو نہ ملی۔ البتہ اس نے ایک چڑیا خود پتھر مار کر زخمی کر دی اور بے دلی سے گھر لا کر اسے گھاس میں پھینک دیا۔ اور بہت بے رخی سے اس کی پٹی کرنے لگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عامر کا رویہ چڑیا سے بہت ظالمانہ تھا۔ وہ نہ تو اسے چاری چڑیا کو وقت پر کھانا دیتا تھا اور نہ ہی اسے پیار کرتا تھا۔ وہ تو صرف مجبوراً پیسے کے حصول کے لئے اس کی خدمت کر رہا تھا۔ آخر جب چڑیا صحت یاب ہو گئی تو اس نے چڑیا آزاد کی

چند دنوں بعد وہی چڑیا آئی اور عامر کے ہاتھ پر ایک کالے رنگ کا دانہ رکھ گئی۔ عامر بہت خوش ہوا اور اس نے دانہ جلدی سے باغ میں بو دیا۔ چند دنوں میں باغ میں ایک درخت اگ آیا۔ جس پہ ایک سیب بھی لگا۔ عامر روزانہ درخت کو پانی دیتا اور لالچ میں آکر سیب توڑتا بھی نہ تھا کہ جتنا بڑا ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے کیونکہ اس سے اتنی ہی زیادہ دولت حاصل ہو گی

آخر ایک دن جب عامر نے دیکھا کہ سیب بہت بڑا ہو گیا ہے تو وہ اسے توڑ کر اپنے گھر میں لے آیا اور اندر سے دروازے بند کر کے سیب کاٹنے لگا۔

عامر تو چکنے ہوئے ہیرے جواہرات کے خواب دیکھ رہا تھا لیکن سیب کے کٹتے ہی اندر سے شہد کی مکھیوں کا ایک مرغولہ نکلا جس نے باہر نکلتے ہی عامر کے چہرے پر حملہ کر دیا۔ پھر تو لعین مکھیوں نے کاٹ کاٹ کر اس کا برا حال کیا۔ عامر چیخنے چلانے لگا اور آخر بے ہوش ہو گیا۔ عامر کے والدین جب آئے اور دروازہ توڑ کر دیکھا تو عامر بے ہوش پڑا تھا۔ وہ اسے فوراً ڈاکٹر کے پاس لے گئے اور اس کا علاج کروایا۔ اس دن عامر نے لالچ اور بری کا انجام دیکھ لیا اور آئندہ کیلئے توبہ کر لی

(امتہ الباسط طاہرہ۔ دارالصدر شرقی ربوہ)

ہم نے سانپ مارا

اُن دنوں ہم ربوہ میں اپنے ماموں جان کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک دن ہم کھیلتے کھیلتے گھر کے قریب ہی ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔ شام ہو چکی تھی اور اندھیرا چھا رہا تھا کہ اچانک میری نظر جھاڑی کے قریب لیٹے ہوئے ایک سانپ پر پڑی۔ لمبی پھر کیا تھا۔ میرے اوسان خطا ہو گئے میری زبان گنگ ہو چکی تھی۔ میں بولنا چاہتی تھی مگر زبان جواب دے گئی۔ آخر بڑے حوصلہ کے ساتھ میں نے اپنی خالہ جان کو اشارہ کر کے بتایا کہ یہاں سانپ ہے۔ وہ ہم سے بھی زیادہ ڈرپوک واقع ہوئیں۔ سانپ کا نام سن کر وہاں سے بھاگ نکلیں۔ میں بھی جانا چاہتی تھی مگر میں نے سوچا کہ یہ سانپ راستے میں پڑا ہے کوئی راہگیر گزرے گا تو یہ کسی کو کاٹ نہ لے اس لئے اسے زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یہ سوچ کر میں نے وہیں کھڑے کھڑے بھائی جان کو آواز دی۔ میں نے کہا کہ بھائی جان! "س۔ا۔ن۔پ"! بھاگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر آئیے!" میں نے سن رکھا تھا کہ اگر سانپ کا نام لیں تو سانپ زہر چکر ہو جاتا ہے اور میں اسے زندہ چھوڑنا نہیں چاہتی تھی تاکہ یہ بچ کر خدانخواستہ کسی کو کاٹ نہ لے۔ اس لئے میں نے سانپ نفط کے پیچھے کر کے بھائی جان کو بتایا۔ اور پکارا کہ دوڑ کر آئیے اور ڈنڈا اور ماچس بھی ساتھ لیتے آئیے! بھائی جان اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے جب سنا تو جلدی سے نیند جیتا بہنا اور ماموں جان کے لڑکوں کے ساتھ نانا صفدر کا مولا بخش لے کر آئے۔ مولا بخش کا آپ سے تعارف کرواتے ہیں۔ یہ مولا بخش نانا جان ہمیں پڑھاتے وقت استعمال کیا کرتے تھے۔ بھائی جان نے سانپ دیکھ کر کہا "یہ تو بڑا موٹا سانپ ہے۔" مگر میں نے کہا کہ ماچس جلا کر دیکھیں۔ تاکہ اس کا سر نظر آئے تو سر کا نشانہ لے کر ماریں۔

ادھر امی جان کو پتہ چلا کہ میرے پیارے بچے سانپ مارنے گئے ہیں تو وہ گھر سے باہر آئیں اور آوازیں دینے لگیں کہ "یہ کیا کر رہے ہو؟ واپس آجاؤ! کہیں کسی کو کاٹ نہ لے۔" اس لئے ہم نے ڈرتے ڈرتے تیلی جلائی تو دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ سانپ کی بجائے سائیکل کا ٹائر ہمارا منہ چڑا رہا تھا۔ بس پھر کیا تھا میرے خوب شامت آئی۔ کوئی ادھر سے کہتا کہ واہ! سائرہ نے کیسا سانپ مارا تو کوئی ادھر سے چھیڑتا کہ بھئی ذرا زیادہ رحمدل معلوم ہوتی ہیں۔ بس ہمارا نہ پوچھئے شرم سے پانی پانی ہو رہے تھے۔

(سائرہ انجم۔ لائلپور)

تتلی کی بددعا

جاوید بہت شریر تھا۔ وہ پڑھتا تو تھا۔ لیکن ہر وقت کھیل میں لگا رہتا تھا ایک دن وہ سیر کے لئے باغ میں گیا۔ ہر طرف خوبصورت پھول کھلے تھے۔ جب اس نے خوشنما تتلیاں ادھر ادھر

اڑتے دیکھیں تو فوراً ایک جھاڑی لی اور تتلیاں مارنی شروع کر دیں۔ وہ تتلیاں زخمی کرتا اور جیب میں ڈال لیتا۔ اس طرح بہت سی تتلیاں جمع کر لیں ایک دفعہ اس نے ایک پیاری سی خوبصورت تتلی دیکھی جو پھول پر بیٹھی۔ وہ جو سن رہی تھی جاوید فوراً اس کی طرف آیا۔ تتلی پھڑپھڑائی اور بہت دور چمن کے دوسرے گوشے میں چلی گئی۔ جاوید چپکے سے وہاں پہنچا اور غصے میں آکر جھاڑی زور سے اس پر ماری۔ تتلی بے چاری پھڑپھڑا کر رہ گئی اور زمین پر جا گری پھر وہاں سے اڑ کر ایک بلند پودے پر جا بیٹھی۔ جاوید حسرت بھری نگاہوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُسے دیکھ رہا تھا۔ کافی دن گزر گئے۔ جاوید یہ واقعہ بھول گیا ایک دن وہ اپنے مکان کی چھت پر پتنگ اڑا رہا تھا۔ وہ اپنے اس کھیل میں اتنا محو تھا کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ وہ کہاں ہے بے خبری میں چھت سے سیدھا صحن میں آ گرا اور گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ اس کے سر اور ٹانگ میں سخت چوٹیں آئیں ایک ٹانگ کی تو ہڈی بھی ٹوٹ گئی۔ وہ کئی دن تک ہسپتال میں پڑا رہا۔ ایک رات وہی تتلی اسے خواب میں نظر آئی اس نے کہا کیوں بھائی تمہارا کیا حال ہے تم نے مجھے بیدردی سے مسل دیا تھا۔ لیکن میں پھر بھی تمہاری خیریت دریافت کرنے آئی ہوں۔ مجھے تمہارے چھت سے گرنے کا بہت افسوس ہے"۔

تتلی کے الفاظ سن کر جاوید کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے آئندہ سے ایسی قسم کے ظلم سے توبہ کر لی۔

عزیز بھائیو! کبھی بھی کسی جاندار پر ظلم نہ کرو۔ ورنہ ظلم کی ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے۔

(خلوق احمد۔ مویدی)

غریب لکڑہارا

کسی گاؤں میں ایک غریب لکڑہارا رہتا تھا اس کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ لکڑہارا دن بھر جنگل میں لکڑیاں کاٹتا۔ شام ہوتی تو انہیں سر پر لاد کر بیچتا پھرتا۔ یہ لکڑیاں بیچ کر اسے جو دو تین روپے ملتے۔ ان سے وہ اپنا اور بال بچوں کا پیٹ بھرتا تھا۔ ان تھوڑے سے پیسوں میں سے اس کا اور اس کے بال بچوں کا گزارا مشکل ہوتا تھا۔ اکثر ان بے چاروں پر تین تین چار چار دن

فاقے سے گزر جاتے لیکن وہ سخی اتنا تھا کہ اگر کبھی گھر میں بیٹھا روٹی کھا رہا ہوتا اور کوئی فقیر دروازے پر آ کر سوال کرتا تو روٹی خود نہ کھاتا بلکہ اس فقیر کو دے دیتا

ایک دن وہ جنگل میں لکڑیاں کاٹتے وقت خدا سے دعا مانگنے لگا۔ کہ "یا اللہ! تو مجھے اب موت دے دے تا میں اس بھوک کی مصیبت سے نجات پاؤں!" یکایک ایک درخت سے ایک پھل ٹوٹ کر گرا۔ لکڑہارے نے خوش ہو کر اسے اٹھایا اور کھانے کے لئے چھیلنے لگا۔ اتنے میں ایک فقیر آ گیا اور اس سے کہنے لگا۔ "ہائے مولا کچھ کھانے کو دلواؤ۔ دو دن سے میں نے کچھ نہیں کھایا۔"

لکڑہارے نے وہ پھل اسے دے کر کہا۔ "لو بابا اور تو میرے پاس کچھ نہیں ہے یہ پھل حاضر ہے۔"

وہ پھل فقیر نے لے لیا اور چلتا بنا۔ بھوک کی وجہ سے لکڑہارے کے پیٹ میں آگ سی لگ رہی تھی۔ پھر بھی اس نے لکڑیاں کاٹی جاتیں اپنا سر پکڑ کر ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا اچانک ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ اس کے ساتھ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیہوں کی دو چار بالیں اڑتی ہوئی آئیں اور لکڑہارے کے پاس آ پڑیں۔ لکڑہارے نے وہ اٹھالیں اور ان کے دانے نکال لئے۔ کھانے ہی کو تھا کہ دو کبوتر اس کے بازوؤں پر آکر بیٹھ گئے اور گیہوں کے دانے اس کے ہاتھ میں سے چگنے لگے۔ لکڑہارے نے سوچا۔ خدا جانے یہ بے زبان کب سے بھوکے ہیں چنانچہ اس نے وہ سب دانے کبوتروں کے سامنے رکھ دیئے۔ وہ چگ کر اڑ گئے۔

اب بے چارے لکڑہارے کا بھوک سے برا حال ہو گیا تھا۔ وہ لیٹ گیا اور لیٹتے ہی اسی کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر میں اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی فرشتہ اس سے کہہ رہا ہے۔ یہ سیر اور بھوکی کا بدلہ ہے جب لکڑہارے کی آنکھ کھلی تو دیکھا وہی فقیر آیا ہے۔ جسے لکڑہارے نے پھل دیا تھا۔ فقیر نے وہی پھل لکڑہارے کو دے دیا اور چلا گیا پھر وہ کبوتر آئے اور اس کے سامنے دانے اگل کر اڑ گئے۔ جب لکڑہارے نے غور سے دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کے سامنے پھل کی جگہ ایک موتی کا گولہ پڑا ہے اور گیہوں کے دانوں کی جگہ ہیرے بکھرے پڑے تھے۔ یہ دیکھ کر لکڑہارے کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور سارا عمر آرام سے گزارنے لگا۔

تو دیکھا بچو! خدا تعالیٰ سخاوت کا بدلہ ضرور دیتا ہے۔

(ملک طلحت محمود احمد شاد
شمس آباد۔ بیتو کی)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کاٹیج ورکس کا علمی مرکز

ہر قسم کا روئی۔ سوتی و ریشمی کپڑا بازار سے ارزاں

خرید فرمائیں!

ہمارا کلاتھ ہاؤس

ریلوے مارکیٹ لائلپور

انگریزی ادویات اور سرجیکل آلات ہر قسم

کنٹریکٹ لیٹ پیٹرن بار حمایت

۵۔ بہتر تشخیص

۵۔ مناسب علاج

کریسنٹ میڈیکل ہال

گول امین پیر روڈ بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی معلوماتی مقابلہ

اول انعام: چھ روپے - دوم انعام: چار روپے اور سوم انعام: ایک دلچسپ کتاب

۱ قرآن حکیم کے پہلے کاتب کون تھے؟
۲ بہادر شاہ ظفر کا مزار کہاں پر ہے؟
۳ افغانستان کے دارالحکومت اور اس کے نام تحریر کریں۔
۴ دنیا کا سب سے چھوٹا ملک کونسا ہے؟
۵ تھرمامیٹر (پارے والا) کس کی ایجاد ہے۔
۶ پاکستان کی بلند ترین پہاڑی چوٹی کا نام کیا ہے؟
۷ وہ کون سا ملک ہے جس میں سب سے زیادہ جزیرے ہیں؟
۸ دنیا میں سب سے بڑی نمک کی کان کس ملک میں ہے؟
۹ پورٹ سعید کس ملک کی بندرگاہ ہے؟
۱۰ وہ کون سا اسلامی ملک ہے جہاں نہ کوئی لائن ہے نہ کوئی جہاز ران کمپنی نہ کوئی ہوائی سروس اور نہ فوج ہے؟

جوابات ۲۰ اپریل تک پہنچنے ضروری ہیں۔

(منصورہ فاطمہ۔ معرفت چوہدری عبدالغفور صاحب ایس ڈی او
ہیڈ ورکس کالونی۔ حیدرآباد، سندھ)

بنارسی ساڑھیاں۔ کپڑا، غرارہ سوٹ
ودیگر ہر قسم گرم شال۔ آرڈر پر کام تیار کیا جاتا ہے
نیلم ساڑھی ہاؤس
فیصل چوک۔ کچہری بازار۔ لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی دینی و تاریخی مقابلہ نمبر ۵

مرتبہ:

حبیب اللہ صابر - ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد شہر

اول انعام دس روپے اور دوم انعام سات روپے نقد ہوں گے۔ جوابات ۲۰ اپریل تک حسب ذیل پتہ پر بھجوا دیجئے:۔ حبیب اللہ صابر۔ ۱۱۵۱ کرمہ۔ گاڑی کھاتہ۔ حیدرآباد سندھ

۱ اللہ تعالیٰ کے قرآن مجید میں کتنے صفاتی نام بیان ہوئے ہیں؟

۲ جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کے جو تراجم و تفاسیر مکمل ہو چکی ہیں ان میں سے صرف چار کے نام تحریر کیجئے۔

۳ ربوہ کی بنیاد کب رکھی گئی؟

۴ منارۃ المسیح قادیان کی بنیاد کب رکھی گئی؟

۵ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دوسرے صدر محترم کون منتخب ہوئے اور کس سنہ میں؟

۶ کراچی کے روزنامہ انگریزی اخبار "ڈان" کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

۷ بتائیے کس مشہور شاعر نے اپنا تخلص کبھی استعمال نہیں کیا؟

۸ پاکستان کا قومی ترانہ بجنے میں مکمل کتنا وقت لگتا ہے؟

۹ بتائیے کس کھیل میں آگے نکلنے والوں کی بجائے پیچھے رہنے والوں کو فتح ہوتی ہے؟

۱۰ قیام پاکستان کے صرف تین روز بعد پاکستان میں ایک اہم تہوار منایا گیا تھا۔ بتائیے وہ کون سا تہوار تھا؟

نوٹ: فوری نتیجہ کے لئے جوابی کارڈ بھجوائیے!

عوامی ریڈیو اینڈ الیکٹرک سنٹر

یہاں پر ہر قسم کے ریڈیو۔ ٹیپ ریکارڈرز اور بجلی کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ ہوم سروس کا بھی انتظام ہے۔

پروپرائٹر: عطاء الرحمان۔ نور پور روڈ۔ صابری چوک۔ لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاصراتے کے صفحات

ایم مظفر احمد منصور (نائب ناصرات کے صفحات) لاہور

مکالمہ خانہ داری

آج اتوار ہے۔ مظہر اپنی سہیلی رضوانہ کے گھر جاتی ہے تو رضوانہ باورچی خانہ میں مصروف ہوتی ہے۔ شاید آج رضوانہ کوئی نیا سالن پکانے کی ترکیب سیکھ رہی ہے۔ اسی پر اتفاق سے اس کی گفتگو ہو رہی ہے۔ چلیئے ہم بھی دیکھیں آج رضوانہ کون سا سالن پکانے کی ترکیب سیکھ رہی ہے

مظہرہ: (سلام رضوانہ) آج میز پر خوب برتن سجائے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے بڑی پلاننگ آج کوئی کارنامہ انجام دیا ہے۔

رضوانہ: جی ہاں۔ آپ نے بجا فرمایا۔ امی جان نے آج مجھے قیمہ۔ گاجر۔ آلو اور مٹر کا سالن پکانے کی ترکیب بتائی ہے۔ سوچا میں نے وہ انجام دی۔ ذرا چکھو تو کتنا لذیذ سالن ہے۔

مظہرہ: واہ جی رضوانہ صاحبہ آپ نے تو کمال ہی کر دیا ہے۔ اتنا لذیذ سالن پکایا ہے کہ کیا کہنے! ذرا اس کی ترکیب بھی بتا دیجئے تا!

رضوانہ: ضرور ضرور! ابھی بتائے دیتی ہوں بس ذرا تیار ہو جایئے گا۔ کہئے کیا لے۔

مظہرہ: جی ہاں! بالکل اٹینشن (Attention) ہو کر کھڑی ہو گئی ہیں

رضوانہ: آپ تو بالکل اٹینشن ہو کر کھڑی ہو گئی ہیں میرا مطلب ہے کہ ہمیں بیٹھ کر تشریف رکھئے اور سالن پکانے کی ترکیب لکھئے!

(اشیاء: قیمہ ایک پاؤ۔ گاجر ایک پاؤ۔ مٹر۔ ایک پاؤ۔ آلو ایک پاؤ۔ نمک مرچ گرم مصالحہ لیموں۔ مناسب مقدار (یعنی کہ لیموں تک۔ لہسن تک مرچ پسند کرتے ہیں اور لیموں تیز) پیاز ایک عدد بڑا سائز۔ لہسن ادرک کتنی یاں۔ ادرک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکیب: گاجر آلو کا چھلکا اتار کر اس کے گول گول پتلے کاٹ لیجئے مٹر کے دانے نکال لیں قیمہ دھو کر دیگچی میں ڈالیں۔ نمک مرچ پیاز ہلدی۔ ادرک میں ساتھ ہی ڈالیں۔ پانی اتنی مقدار میں ڈالیں کہ قیمہ پک جائے۔ پانی خشک ہو جانے پر گھی ڈالیں اور تقریباً ۲ منٹ تک بھونیں۔ جب گھی اور قیمہ علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو گاجر آلو کے قتلے اور مٹر کے دانے ڈالیں اور تقریباً دس منٹ تک بھونیں۔ بھونتے وقت تھوڑا تھوڑا پانی ڈالتے جائیں۔ اس کے بعد ہلکی آنچ پر پکنے دیں۔ کچھ دیر بعد جب ہوا گرم مصالحہ ڈال کر اتار لیں۔ نہایت لذیذ سالن تیار ہے خود بھی کھائیے اور مہمانوں کی تواضع بھی کیجئے۔ اتنا یاد رکھئے کہ بھونتے وقت پانی زیادہ نہ ڈالیں۔ ایسا نہ ہو کہ سب چیز پک جائیں اور پانی خشک نہ ہو۔

منظور۔ شکریہ بہن!

(نسیم قریشی۔ کوٹ عبدالمالک لاہور)

گرم چادریں، مردانہ و زنانہ اور سٹیل کی دھوتیاں
ہار مایت خریدنے کے لئے

حکمت کلاتھ ہاؤس۔ دکان نمبر ۴۷
الفتح مارکیٹ۔ دیلیاز ار لائلپور۔ کو یاد رکھیں

آپ کا اپنا تھری سٹار الیکٹرک

روح کیوٹ

کیلئے۔ سترہ۔ رس بھری۔ انناس۔ وینیلا
اپنے شہر کے
خریدار مرچنٹ۔ کریانہ مرچنٹ سے طلب کریں
ہول سیل ایجنٹ:
روح اینڈ کمپنی
امرتسر بمبئی کراچی
صابن بازار لائلپور۔ فون نمبر ۸۳۱۵

لودھی واچ کمپنی

اعلیٰ ڈیزائن کی گھڑیاں اور تسلی بخش مرمت
کا یقین دلا کر
لودھی واچ کمپنی
انعامات چوک کچہری بازار لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات العامی مقابلہ ۷۶ء

اول انعام ۱۱ روپے برائے العامی یونٹ بھجوائے جائیں گے

جواب بھیجنے کا پتہ:- شفیق احمد اٹھوال

الضاف کمپنی۔ پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور

(۱) معوذتین سے کیا مراد ہے؟

(۲) قرآن کریم میں کتنے شریعت والے انبیاء کا ذکر آیا ہے؟

(۳) کسی مشہور مسلمان فلاسفر کا نام لکھیں!

(۴) مکمل کریں:-

"یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ .....

..... بخشتا ہے"

(۵) حضرت کلثوم بن الہدم کون تھے اور کہاں کے رہنے والے تھے؟

(۶) میرا پاکستان کا ڈیزائن کس نے بنایا تھا؟

(۷) تاموسا کا موجودہ نام لکھیں۔ خدا حافظ کا نام بھی بتائیے گا۔

(۸) اُلْقِی جمع ہے ذات کی مکی اور مدنی کی کس کی تھی؟

(۹) اصحمہ کون تھے؟

(۱۰) خاتم ایران کا لکھیے:-

نوٹ:-

اپنے جوابات ۱۰ اپریل تک بھجوا دیں!

نتیجہ ناصرات العامی مقابلہ ۷۶ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی ناصرات نے اس مقابلہ میں دلچسپی لی۔ امید ہے آئندہ بھی ہم توقع رکھتے ہیں کہ ناصرات اس مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں گی۔ مقابلہ کے نتائج درج ذیل ہیں:-

(۱) مریم درثمین سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا۔ ۹½ نمبر لے کر اوّل آئی اور انعام کی مستحق قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے والی دیگر ناصرات کے نام یہ ہیں:-

ثمینہ۔ سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا۔ بشریٰ سید گوجرانوالہ۔ نسیم اختر کوٹ بدلمالک شیخوپورہ۔ الماس لیئر۔ ضلع سیالکوٹ۔ طاہرہ منیر بہاولپور ثمینہ یاسمین گوجرہ۔ غزالہ لائلپور۔ مریم درثمین سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا۔ مبشرہ شاہین ربوہ ام لائلپور۔ آسیہ شفیق۔ لائلپور۔ بشریٰ مبارک لائلپور

نوٹ:- العلم بدلیع منی آرڈر بھجوا دیا گیا ہے۔

(شفیق احمد اٹھوال۔ الضاف کمپنی پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور)

○

بچوں کی معلومات میں اضافہ کا بہترین ذریعہ

تشحیذ الاذہان ہے۔ اپنے بچوں کے نام

آج ہی جاری کروائیں۔ چندہ سالانہ۔ دس روپے صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی اپنی دکانیں

ہر قسم کے چادر خریدنے کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

بالمشافہ۔ میلہ۔ ٹوٹہ ہر قسم بازار سے بارعایت ہم سے خریدیں

میاں محمد یعقوب نصیر احمد کارخانہ بازار

لائلپور۔ لائسنس نمبر 1025 / T.W.O. N

گرم چادریں۔ سردانہ و زنانہ اور سیٹیل کی دھوتیاں

ہم سے بارعایت خریدفرمائیں

شیخ عبدالمالک۔ مراد کلاتھ ہاؤس

لائلپور

لطیف اینڈ کمپنی

دکان نمبر ۱۱۔ مراد کلاتھ مارکیٹ۔ ریلوے روڈ

لائلپور

گرم چادریں ولینن کی چادریں

بارعایت خرید کر خدمت کا

موقع دیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

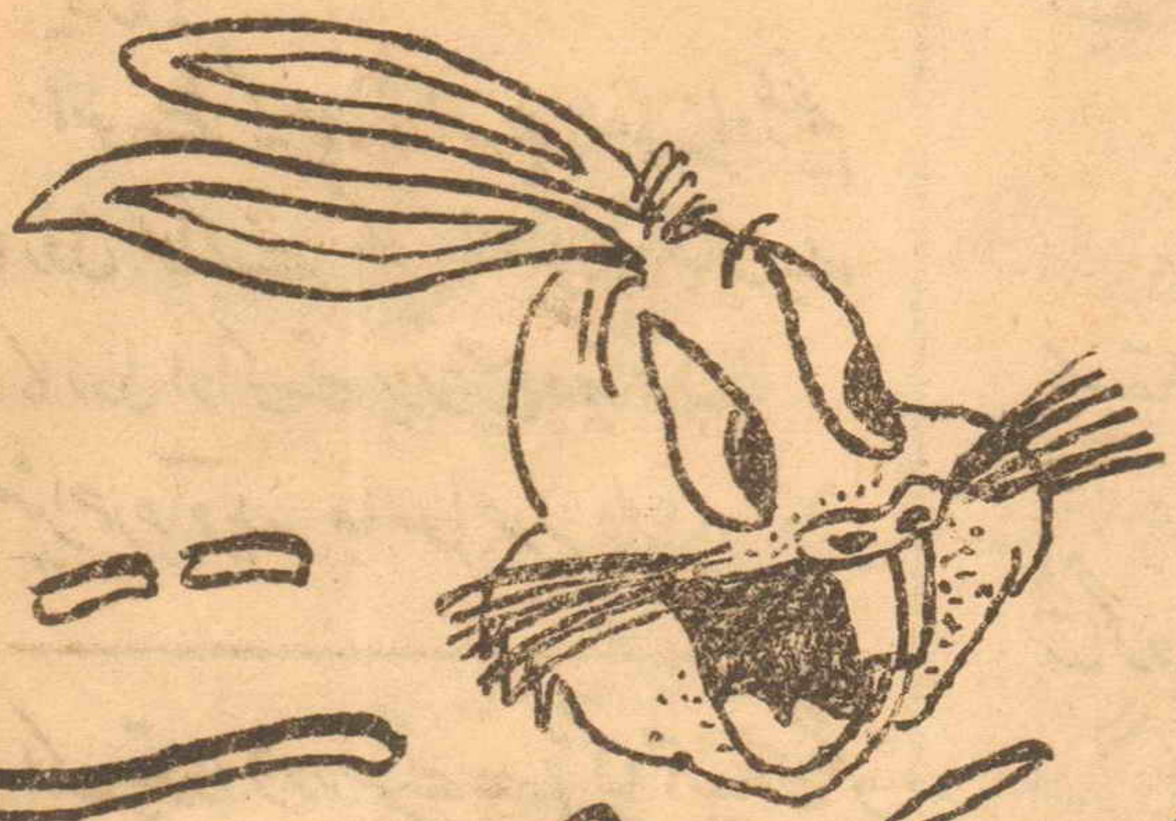

سترہ سمار

ایک گاؤں میں بجلی لگے ہوئے تین ماہ ہوئے تو میٹر چیک کرنے والے آئے اور گھروں کے میٹر چیک کرنے لگے ایک گھر میں جب انھوں نے میٹر دیکھا تو وہ بالکل صفر پر کھڑا تھا۔ میٹر چیک کرنے والے نے پوچھا۔ "آپ بجلی نہیں جلاتے؟"

انھوں نے جواب دیا۔ "روزانہ جلاتے ہیں۔"

میٹر چیک کرنے والے نے پوچھا۔ "روزانہ کتنی دیر تک جلاتے ہیں؟" دیہاتی نے جواب دیا "روزانہ دو تین سیکنڈ جلاتے ہیں۔ وہ بھی ماچس ڈھونڈنے کے لئے۔ پھر بعد میں لالٹین جلا لیتے ہیں۔"

(عبدالماجد اسد۔ کنری پاک۔ سندھ)

ایک خان بابا بس میں سوار تھے بس میں کچھ کالج کے لڑکے بھی تھے۔ لہٰذا خوب ہنگامہ تھا۔ اتنے میں کنڈکٹر خان بابا کے پاس گیا اور ٹکٹ کے لئے کہا۔ خان بابا پیشانی پر ہاتھ رکھ کر کچھ سوچنے لگا۔ کنڈکٹر پھر خان بابا سے مخاطب ہوا۔ "خان بابا کہاں جانا ہے؟" خان بابا نے جواب دیا۔ "یار مجھے یاد نہیں آرہا کہاں جانا ہے" کنڈکٹر نے حیران ہو کر کہا۔ "آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کہاں جانا ہے۔"

خان بابا نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔ "تم لوگ گدھی کو پنجابی میں کیا کہتے ہو؟"

کنڈکٹر نے غصہ سے کہا۔ "کھوتی بولتے ہیں"

یہ سنتے ہی خان بابا نے ہانک لگائی۔ "یار آیا۔ مجھے کھوتیاں والا جانا ہے"

(نصیر احمد بشیر آباد سندھ)

ایک مشہور فنکار کو اسمبلی کے انتخابات میں شامل ہونے کے لئے اپنا نام پیش کرنے کی تحریک کی گئی۔ فنکار نے جواب دیا۔ "مجھے نہیں منظور"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کیوں؟"

"اس لئے کہ میں ڈرامہ میں عقل اور تعلیم انسان کا رول ادا کرنے کے لئے اسمبلی میں میاں بیوی جوتوف کا رول ادا کرنے پر ترجیح دیتا ہوں۔"

(منیر احمد عابد۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایک قیدی (دوسرے سے) "کیا آپ کے گھر کوئی خط نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کو کبھی کوئی ملنے نہیں آیا۔" دوسرے قیدی نے جواب دیا۔

"مگر وہ بھی سب جیل میں ہیں۔"

(عبدالحمید جاوید۔ شاہ غلام علی۔ سندھ)

چڑیا گھر کی سیر کرتے ہوئے ننھے نے ماں کی انگلی پکڑ کر کہا "اوں ہوں ... مجھے ہاتھی لے دو!"

ابو۔ "آپ اسے لے کر کیا کریں گے؟"

ننھا۔ "میں ہاتھی پر بیٹھ کر سکول جاؤں گا۔"

ابو۔ "پھر آپ اسے رکھیں گے کہاں؟"

ننھا۔ "میں اسے اپنے لیتے میں رکھوں گا۔"

(عبدالرشید تبسم۔ دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

پچھلی نشست پر بیٹھا ہوا ایک نوعمر لڑکا اپنی اگلی سیٹ پر اپنی ماں کی گود میں سوئی ہوئی تھی۔ اس کی ماں جب چالان کرنے لگا تو اس بڑی عاجزی سے بولی:

"معاف کر دو۔ کار چلانے کا نیا نیا شوق ہے۔ ابھی تو اسے لائسنس بھی نہیں ملا۔"

(نصیر احمد نجم۔ میرپور خاص۔ سندھ)

استاد (شاگرد سے) "گنگا کیا ہے اور وہ کہاں سے نکلتا ہے؟ اور کہاں گرتا ہے؟"

شاگرد۔ "گنگا میرا دوست ہے۔ صبح گھر سے نکلتا ہے۔ سارا دن مانگتا ہے اور شام کو تھک کر بستر پر آ گرتا ہے۔"

(ناصر احمد قمر۔ کھنڈی)

ایک لڑکا اپنی بلی کے بال کھینچ رہا تھا۔ جب اس کے باپ نے یہ دیکھا تو بولا۔ "اگر تم اس کے بال کھینچو گے تو میں تمہارے بال کھینچوں گا اگر تم اس کے کان کھینچو گے تو میں تمہارے کان کھینچوں گا۔ اگر تم اس کی ناک کھینچو گے تو میں تمہاری ناک کھینچوں گا۔"

لڑکا بولا۔ "ابا جان! اگر میں اس کی دم کھینچوں تو...."

(وجاہت اسلم۔ ۳۴ جنوبی۔ سرگودھا)

اقبال۔ "یار یہ سائیکل خود بخود کیسے گر گئی؟"

ناصر۔ "بھائی جان! میں نے ابھی ابھی دیکھا تھا اس پر ایک مکھی بیٹھی ہوئی تھی۔"

(ضیاء اللہ مبشر۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

بیٹا (باپ سے) "ابا جان! مجھے خواب میں بہت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ ملے اور میں بڑا خوش ہوا مگر جب میں نے آنکھ کھولی تو میرے ہاتھ خالی تھے۔"

باپ: "بیٹا اگر تم اسی وقت بنک میں جمع کروا دیتے تو ضائع نہ ہوتے۔"

(محمد اشرف۔ چک ایل پلاٹ۔ پتوکی لاہور)

عورت۔ "آج کلاک دیوار سے گر پڑا تھا۔ اگر وہ منٹ پہلے گرتا تو میری ماں کا سر پھٹ جاتا۔"

خاوند۔ "میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ یہ کلاک بہت سست ہے۔"

استاد نے جغرافیہ پڑھاتے ہوئے کہا:

"دیکھو زاہد۔ تمہاری دائیں طرف مشرق ہے بائیں طرف مغرب۔ سامنے شمال۔ اب بتاؤ تمہارے پیچھے کیا ہے؟"

زاہد نے کوئی جواب نہ دیا۔

استاد نے پھر پوچھا "کہو زاہد! تمہارے پیچھے کیا ہے؟"

زاہد نے جواب دیا "جناب میرے پیچھے میری قمیض پر پیوند لگا ہوا ہے۔ میں نے امی سے کہہ دیا تھا کہ ماسٹر صاحب پیوند نہ دیکھ لیں۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔"

(طاہر احمد سہیل۔ پھر یارپڈ۔ سندھ)

مجالس کی رپورٹ

کراچی

مورخہ ۲۲ فروری بروز اتوار اطفال الاحمدیہ مجلس مارٹن روڈ کی ایک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ یہ پروگرام ۹½ بجے صبح شروع ہو کر دوپہر جاری رہا۔ تلاوت قرآن پاک عزیز لئیق احمد نے کی بعدہٗ "اطفال کا ہفتہ" قائد صاحب مجلس مارٹن روڈ نے دوہرایا اور نظم مرزا محمد افضل محمود صاحب نے پڑھی اس کے بعد ایک تقریر "بچوں کے لئے کھیلیں ضروری ہیں" نائب قائد صاحبہ نے فرمائی۔ تقریر کے بعد مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں دوڑ لمبی چھلانگ۔ کبڈی۔ سلو سائیکلنگ۔ فٹ بال اور لسانہ بازی شامل ہیں۔ یہ تمام مقابلے ایک بجے ختم ہوئے۔ مقابلوں میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے اطفال میں مکرم قائد صاحب ضلع کراچی نے انعامات تقسیم فرمائے۔

(ملک ناصر الدین ناظم اطفال۔ مارٹن روڈ کراچی)

مکرم محمد رمضان خادم صاحب ناظم اطفال ضلع کراچی تحریر فرماتے ہیں کہ مرکز کی ہدایت کے مطابق ۲۵ فروری کو ایک ضلعی تربیتی مقابلہ جس میں ۲۵ اطفال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ۱۲-۱ گھنٹے کام کیا اور مختلف حلقہ جات میں
وقار عمل۔ مساجد اور مہمان خانوں کی سفیدی اور صفائی
کی گئی۔ اطفال نے بڑے جوش و خروش سے کام کیا
علاوہ ازیں حلقہ ڈینس سوسائٹی کی مسجد احمدیہ
میں سفیدی کی گئی۔ اختتام پر حسن کارکردگی کا انعام دیا گیا

(محمد اعظم ملک۔ سیکرٹری اشاعت)

لائل پور

مجلس اطفال الاحمدیہ لائلپور شہر نے مجلس
خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کے ساتھ مل کر یوم وقار عمل
منایا۔ اس روز حلقہ کریم نگر میں ایک کچی سڑک
کی تعمیر کی گئی۔ اس میں دیگر ۱۱۰ افراد کے ساتھ
۹۰۔ اطفال نے بھی شرکت کی اور صبح سات بجے
تا ساڑھے آٹھ بجے کام کیا۔ اکاون ۳۲۰ فٹ لمبی
سات فٹ چوڑی اور ۲ فٹ اونچی سڑک کی
مرمت کی گئی۔ اہل محلہ نے یہ خدمت خلق کا پروگرام
دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ مقامی اخبارات نے بھی
خبریں دیں۔

(محمد ایوب سیکرٹری اشاعت لائلپور)

ربوہ

۳ مارچ بروز یوم مصلح موعود کے موقعہ پر
مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے ایک نمائشی کبڈی میچ
کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ یہ میچ مسجد اقصیٰ کے
سامنے گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ کبڈی میچ کے بعد
صف اول و دوم کے اطفال کا علیحدہ علیحدہ
دوڑ کا مقابلہ ہوا۔

بعد ازاں مکرم مہتمم صاحب مقامی نے اول
اور دوم آنے والے اطفال میں اور عمدہ کھیل کا
مظاہرہ کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔
اور دعا کے ساتھ یہ دلچسپ پروگرام اختتام
پذیر ہوا۔

محمد ادریس

ناظم اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ

ہمارا۔ آپکا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اقتباسات۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
روح پرور خطبات جمعہ سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرونی ممالک
میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و غیر ملکی اہم خبریں
شائع ہوتی ہیں آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو
بھی مطالعہ کے لئے دیں اس کی توسیع اشاعت آپ کا
دینی فریضہ ہے۔ شرح چندہ سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۲۔ اکتیس روپے فی پرچہ ۳۰ پیسے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

شیزان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

Monthly Tash-heez-ul-Azhan Rabwah

REGD. No. L 7128 Editor : LAEEQ AHMAD TAHIR APRIL, 1976

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلبرگ اسکوائر

نزد یوسف پلازا فیڈرل بی ایریا کراچی

صرف پانچ ہزار روپیہ میں فلیٹ بک کرائیں اور
۱۸ ماہ میں قبضہ حاصل کریں،
(پہلی منزل مکمل ہو گئی ہے)

(آسان اقساط) (قرضہ کی سہولت)

ہمارے نمائندے اتوار کو بھی سائٹ پر موجود ہوتے ہیں

گلبرگ کنسٹرکشن

۱۴۱ - دلکشا چیمبرس بالمقابل گوڈین کیما
مارسٹن روڈ کراچی - فون نمبر :- 74589

FLATS ON OWNERSHIP BASIS